THU.27.August.2026
VOLUME:22 NO:200
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
ناندیڑ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 27/ اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 199
13/ ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

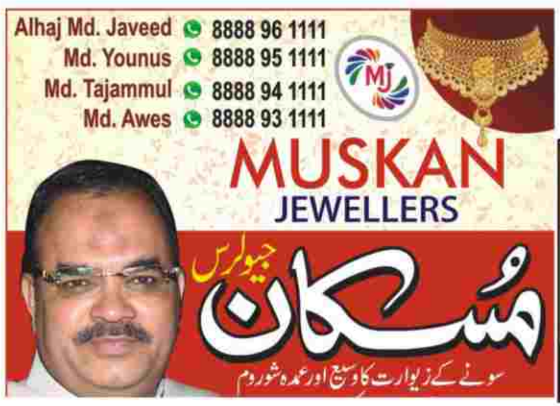

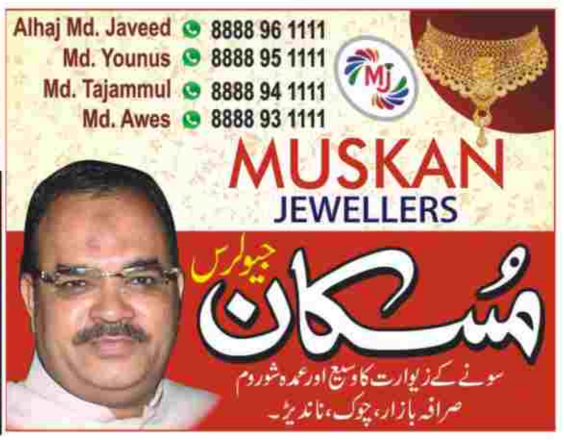

تمل ناڈو میں سرکاری ملازمتوں کے لیے

تمل میڈیم امیدواروں کا 20 فیصد کوٹہ بحال، گورنر کی منظوری

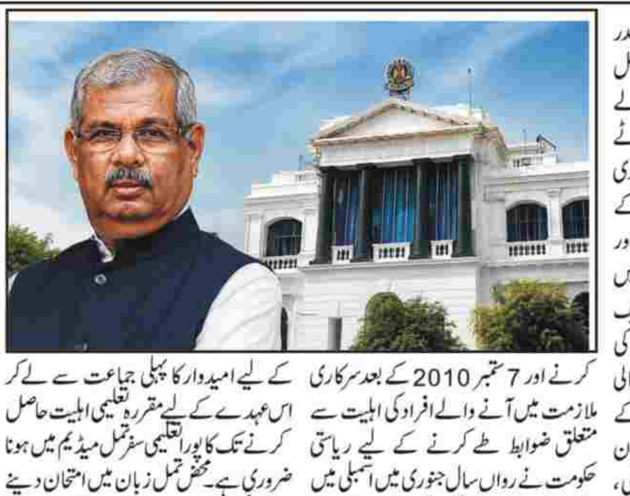

چنئی: (ایجنسیز) تمل ناڈو کے گورنر راجندر وشوناتھ ارلیکر نے سرکاری ملازمتوں میں تمل میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے امیدواروں کے لیے 20 فیصد ترجیحی کوٹے سے متعلق ترمیمی قانون کو منظوری دے دی ہے۔ یہ قانون صرف براہِ راست بھرتی کے ذریعے ہونے والی نئی تقرریوں پر لاگو ہوگا اور اس کا اطلاق پہلے سے کی گئی تقرریوں پر نہیں ہوگا۔ تمل ناڈو حکومت نے 2010 میں ایک قانون کے ذریعے براہِ راست بھرتی کی جانے والی سرکاری ملازمتوں کی 20 فیصد خالی آسامیوں کو اہل تمل میڈیم امیدواروں کے لیے مختص کرنے کا انتظام کیا تھا۔ اس قانون کے تحت اہل امیدواروں کو ترجیح دی جاتی تھی، خواہ وہ پہلے سے کسی سرکاری ملازمت میں ہوں یا نہ ہوں۔ بعد ازاں مدراس ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں واضح کیا کہ پہلے سے سرکاری ملازمت میں موجود ملازمین تمل میڈیم امیدواروں کے زمرے کے تحت اس ترجیح کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اس عدالتی فیصلے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کو واضح کرنے اور 7 ستمبر 2010 کے بعد سرکاری ملازمت میں آنے والے افراد کی اہلیت سے متعلق ضوابط طے کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے رواں سال جنوری میں اسمبلی میں ترمیمی بل پیش کیا تھا۔ گورنر کی منظوری کے بعد اب یہ ترمیم نافذ ہوگئی ہے۔ ترمیم شدہ قانون میں واضح کیا گیا ہے کہ اس کے دفعات مستقبل میں ہونے والی نئی بھرتیوں پر لاگو ہوں گے اور پہلے سے کی گئی تقرریاں اس کے دائرے میں نہیں آئیں گی۔ نئے ضوابط کے مطابق، تمل میڈیم کوٹے کے تحت ترجیح حاصل کرنے کے لیے امیدوار کا پہلی جماعت سے لے کر اس عہدے کے لیے مقررہ تعلیمی اہلیت حاصل کرنے تک کا پورا تعلیمی سفر تمل میڈیم میں ہونا ضروری ہے۔ محض تمل زبان میں امتحان دینے سے کوئی امیدوار اس زمرے کے لیے اہل نہیں ہوگا۔ قانون کے تحت ایسے امیدوار بھی ترجیح کا دعویٰ نہیں کر سکیں گے جنہوں نے تعلیم کے لیے کسی دوسری زبان کو ذریعۂ تدریس کے طور پر استعمال کیا ہو، خواہ انہوں نے اپنے امتحانات تمل زبان میں ہی کیوں نہ دیے ہوں۔ تاہم، ایسے طلبہ جنہوں نے کسی دوسری ریاست میں تمل میڈیم سے تعلیم حاصل کی اور بعد میں تمل ناڈو میں اپنی تعلیم جاری رکھی، وہ اس جماعت سے تمل میڈیم امیدوار کے طور پر اہل سمجھے جائیں گے جس میں انہوں نے تمل ناڈو میں داخلہ لیا تھا، بشرطیکہ وہ قانون میں مقرر دیگر شرائط پوری کرتے ہوں۔ امیدواروں کو اپنی تعلیمی اہلیت کی تکمیل تک جن مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی ہے، وہاں سے تمل میڈیم میں تعلیم حاصل کرنے کی تصدیق کرنے والے سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوں گے۔ اس طرح حکومت نے تمل میڈیم کوٹے کے دعوؤں کی یکساں جانچ کے لیے دستاویزی ثبوت کو لازمی قرار دیا ہے۔

999 سستی

مسافر ٹرینیں بند: ماکن

نئی دہلی: کانگریس کے قومی خزانچی، رکن پارلیمنٹ اور سینئر لیڈر اجے ماکن نے الزام عائد کیا ہے کہ انڈین ریلوے میں عام مسافروں، مزدوروں، کسانوں، طلبہ اور مریضوں کے لیے سب سے سستی سمجھی جانے والی 999 مسافر ٹرینوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ٹرینوں میں ریزرویشن کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، اسی لیے یہ ایسے لوگوں کے لیے سفر کا سب سے قابل رسائی ذریعہ تھیں جنہیں کام، بیماری یا امتحان کے باعث اچانک سفر کرنا پڑتا ہے۔ اجے ماکن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ گزشتہ برسوں کے دوران میل اور ایکسپریس ٹرینوں کی تعداد میں اضافہ ضرور ہوا، لیکن اس کے ساتھ عام خاندان کی پہنچ میں آنے والی سستی ٹرینوں کا حصہ کم ہوتا گیا۔ ان کے مطابق مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ریلوے میں مجموعی طور پر ٹرینیں کم ہوگئی ہیں، بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ عام آدمی کے لیے دستیاب سستا سفر محدود ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 14-2013 سے 25-2024 کے درمیان ریلوے کے کل مسافروں کی تعداد 7.839 کروڑ سے گھٹ کر 3.729 کروڑ رہ گئی۔ اس طرح تقریباً 110 کروڑ سفر کم ہوئے، جو 2.13 فیصد کی کمی کے برابر ہے۔

شکر کے بعد ایتھنول کے سبب انڈے کی قیمت میں بھی اضافہ!

روزمرہ کے کھانے پینے کی اشیا پر مہنگائی کا اثر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ چینی اور دیگر غذائی اشیا کے بعد اب انڈوں کی قیمت میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں انڈوں کی قیمت تقریباً 40 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ کچھ ماہ میں قیمتوں کا یہ اضافہ زیادہ دیکھنے کو ملا ہے۔ 'نیشنل ایگ کوآرڈینیشن کمیٹی' کے مطابق پولٹری فارم سے نکلنے والے ایک انڈے کی قیمت تقریباً 7 روپے تک پہنچ گئی ہے، جبکہ کئی خوردہ بازاروں میں یہ 50.8 سے 9 روپے تک فروخت ہو رہا ہے۔ اس تیزی کی ایک بڑی وجہ پولٹری فیڈ کی بڑھتی ہوئی لاگت ہے۔ مرغیوں کے چارے میں مکئی اہم خام مال میں شامل ہے اور اسی مکئی کی طلب ایتھنول بنانے کے لیے بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس سے فیڈ کی لاگت پر دباؤ بڑھا ہے، جس کا اثر انڈوں کی قیمت پر دکھائی دے رہا ہے۔ ہندوستان میں پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ بڑھانے کی پالیسی کے تحت ایتھنول کی پیداوار میں مکئی سمیت دیگر اناج کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے۔ حکومت نے بھی ایتھنول کی پیداوار کے لیے مکئی کی دستیابی بڑھانے اور ایتھنول پلانٹ کے آس پاس مکئی کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اقتصادی سروے 26-2025 میں ایتھنول کی پیداوار کے لیے تقریباً 78.125 لاکھ ٹن مکئی استعمال ہونے کا اندازہ ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایتھنول سیکٹر میں مکئی کی طلب کس تیزی سے بڑھی ہے۔ حالیہ اعداد و شمار میں مکئی ایتھنول کی پیداوار کا سب سے بڑا خام مال بھی بن کر سامنے آئی ہے۔ اقتصادی سروے 26-2025 نے بھی اس تبدیلی کو اجاگر کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایتھنول کے لیے مکئی کی طلب بڑھنے کے ساتھ اس کی قیمتوں اور کاشت سے متعلق فیصلوں پر اثر پڑا ہے۔ مالی سال 22 سے مالی سال 25 کے درمیان مکئی سے تیار ہونے والے ایتھنول کی انتظامی قیمت میں سالانہ اوسطاً 7.11 فیصد کا اضافہ ہوا، جس سے کسانوں کے لیے مکئی کی کاشت کی کشش بڑھی۔ پولٹری انڈسٹری کے لیے فیڈ سب سے بڑی لاگت میں شامل ہے اور مکئی اس کا اہم حصہ ہے۔ مکئی اور سویابین جیسے خام مال کی قیمتوں میں تبدیلی کا براہ راست اثر مرغیوں کے چارے کی لاگت پر پڑتا ہے۔ ایسے میں جب مکئی کی طلب ایتھنول اور پولٹری دونوں شعبوں سے بڑھتی ہے تو قیمتوں پر دباؤ بننا فطری ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے میں مکئی کی قیمتوں میں تیزی کے پیچھے صرف ایتھنول کی طلب ہی نہیں ہے۔ پولٹری فیڈ کی طلب، موسم اور پیداوار میں تبدیلی اور دیگر فیڈ ان پٹ کی قیمتیں بھی اس کی قیمت طے کرتی ہیں۔ اس لیے انڈوں کی موجودہ قیمتوں میں تیزی کو صرف ایتھنول کی وجہ سے جوڑنا درست نہیں ہوگا۔

بھاگلپور: گنگا ندی میں کشتی پلٹنے کے سبب 6 مزدور لاپتہ

بھاگلپور: بہار کے بھاگلپور میں بدھ کو گنگا ندی میں سیلاب سے بچاؤ اور کٹاؤ کی روک تھام پر مامور مزدوروں کو لے جارہی ایک کشتی پلٹ گئی، جس کے نتیجے میں 6 مزدور لاپتہ ہو گئے۔ یہ واقعہ بھاگلپور کے نوگچھیا پولیس ضلع کے کھریک بلاک کے تحت راگھوپور پنچایت علاقے میں پیش آیا۔ بتایا جارہا ہے کہ کشتی کا استعمال ایک ٹھیکیدار کر رہا تھا، جو کازیکوریا-راگھوپور زمینداری پشتے کی حفاظت کا کام کر رہا تھا۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں ندی کے مرکزی دھارے کا اس پشتے پر زبردست دباؤ پڑ رہا تھا۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق کشتی پر 18 مزدور سوار تھے۔ تیز بہاؤ کے درمیان کشتی کا توازن بگڑ گیا اور وہ ندی کے بیچوں بیچ پلٹ گئی۔ 12 مزدور تیر کر ندی کے کنارے پہنچنے میں کامیاب رہے، جبکہ دیگر 6 لاپتہ ہو گئے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد مقامی انتظامیہ اور پولیس، موٹر بوٹ اور لائف جیکٹ سے لیس ایس ڈی آر ایف کی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ تجربہ کار غوطہ خوروں سمیت امدادی ٹیمیں لاپتہ مزدوروں کی تلاش میں ندی میں سرچ آپریشن کر رہی ہیں۔ مقامی غوطہ خور اور دیہاتی بھی افسران کی مدد کر رہے ہیں۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ لاپتہ مزدوروں میں سے کچھ پلٹی ہوئی کشتی کے نیچے پھنسے ہو سکتے ہیں۔ اعلیٰ انتظامی اور پولیس افسران جائے وقوعہ سے ہی امدادی کارروائی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کشتی مزدوروں اور تعمیراتی سامان کو لے جا رہی تھی۔ یہ سامان کٹاؤ کی روک تھام کے کام کے لیے تھا، جو راگھوپور کو سیلاب اور پشتے کو نقصان سے بچانے کے لیے کیا جا رہا تھا۔ راگھوپور بہار کے وزیر توانائی شیلیش کمار عرف بولو منڈل کا آبائی گاؤں بھی ہے۔ یہ کام محکمہ آبی وسائل کی ہدایت پر ٹھیکیدار راج کمار سنگھ کروا رہے تھے۔ کشتی پر سوار افراد میں گھوگھا،

دہلی-این سی آر میں سوائن فلو کے بڑھتے کیسز پر تشویش، میڈیکل ایسوسی ایشن نے جاری کی ایڈوائزری

نئی دہلی: دہلی اور این سی آر میں ایچ 1 این 1 یعنی سوائن فلو کے بڑھتے معاملات کے پیش نظر دہلی میڈیکل ایسوسی ایشن (ڈی ایم اے) نے لوگوں کو محتاط رہنے اور انفیکشن سے بچاؤ کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق ملک میں مانسون کے دوران ایچ 1 این 1 کے معاملات میں موسمی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) کی طبی ایڈوائزری کے مطابق ہندوستانی طبی تحقیق کونسل (آئی سی ایم آر) کی نگرانی میں فی الحال پھیل رہا وائرس عام موسمی ایچ 1 این 1 ہی ہے اور اس میں کسی نئے جینیاتی تغیر کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے۔ زیادہ تر مریضوں میں انفیکشن کی شدت معمولی رہتی ہے اور وہ مناسب علاج کے بعد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ڈی ایم اے کے مطابق این سی آر میں اب تک 2000 سے زیادہ معاملات سامنے آنے کی اطلاعات ہیں، جبکہ آئی ایم اے کی ایڈوائزری میں دہلی میں 1770 معاملات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر، کرناٹک اور مغربی بنگال میں بھی ایچ 1 این 1 کے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق ایچ 1 این 1 کے عام علامات میں تیز بخار، سردی لگنا، خشک کھانسی، گلے میں درد، جسم میں شدید درد، تھکن، سر درد اور ناک بند ہونا شامل ہیں۔ بچوں میں بعض اوقات قے اور دست بھی ہو سکتے ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ فلو ایک وائرل بیماری ہے، اس لیے ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر اینٹی بایوٹک یا اینٹی وائرل ادویات استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ ڈی ایم اے نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ کھانستے یا چھینکتے وقت منہ اور ناک کو رومال یا ٹشو سے ڈھانپیں، بار بار صابن اور پانی سے ہاتھ دھوئیں یا الکحل پر مبنی ہینڈ سینیٹائزر استعمال کریں۔ بغیر دھلے ہاتھوں سے آنکھوں، ناک اور منہ کو چھونے سے گریز کریں اور فلو کے پھیلاؤ کے دوران بھیڑ والی جگہوں پر جانے سے بچیں۔ ایسوسی ایشن نے ایچ 1 این 1 یا فلو جیسی علامات رکھنے والے افراد سے مناسب فاصلہ رکھنے، مناسب آرام کرنے، پوری نیند لینے، وافر مقدار میں سیال پینے اور غذائیت سے بھرپور خوراک لینے کی بھی ہدایت دی ہے۔ فلو کی علامات ظاہر ہونے پر دوسروں سے میل جول کم رکھنے اور انفیکشن پھیلنے سے روکنے کے لیے این 95 ماسک استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

بہار: 'ڈراکر کسی کا مستقبل نہیں چھینا جاسکتا'

5 سالہ بچے کی گرفتاری پر راہل گاندھی کا سخت ردعمل

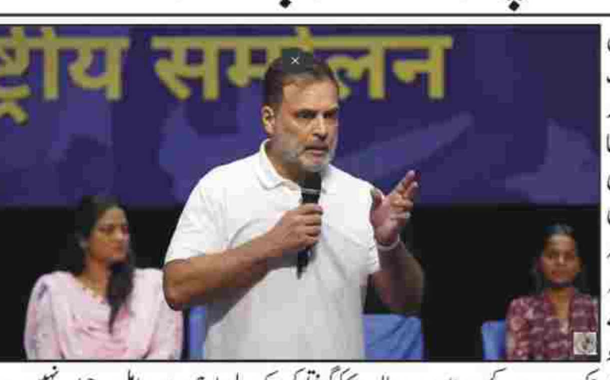

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے بہار کی راجدھانی پٹنہ میں جاری طلبہ احتجاج سے متعلق مسائل کو اٹھاتے ہوئے حکومت سے کچھ سوالات پوچھے ہیں۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر این ایس یو آئی کی ایک پوسٹ کو ری-پوسٹ کیا ہے، جس میں پولیس ایک 5 سالہ بچے کو گرفتار کر کے لے جارہی ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ''بہار کے طلبہ کا سوال بہت سیدھا ہے، بھرتی کے امتحانات میں گڑبڑی کیوں؟ پیپر لیک کے الزامات پر کارروائی کیوں نہیں؟ اور نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کب تک؟'' کانگریس رہنما راہل گاندھی یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''یہ صرف پولیس کی کارروائی کا سوال نہیں ہے۔ یہ اس بی جے پی حکومت کی ذہنیت کا سوال ہے جس کے پاس جواب نہیں ہے، اس لیے وہ پولیس کو جوابدہی سے بچنے کا ہتھیار بنا رہی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''بی جے پی حکومت یہ سمجھ لے کہ لاٹھی سے سوال نہیں رکتے۔ ڈراکر کسی کا مستقبل نہیں چھینا جاسکتا۔ بہار کے طلبہ سوال پوچھتے رہیں گے۔ اور اب صرف جواب نہیں، جوابدہی چاہیے۔'' واضح رہے کہ بہار میں طلبہ احتجاج کے دوران بچے کو حراست میں لینے والی ویڈیو این ایس یو آئی نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کی ہے۔ این ایس یو آئی نے لکھا کہ ''ان چوروں کے خلاف اس ملک کے 5 سال کے ننھے بچے بھی کھڑے ہو گئے ہیں اور چوروں کی پولیس انہیں حراست میں لے رہی ہے۔ لیکن اصل پیپر چور آج بھی پولیس کی گرفت سے باہر ہیں۔ شرمناک!''

راہل گاندھی ملک کے اصل مسائل اٹھا رہے ہیں

عوام بھی انہیں سننا چاہتی ہے: پون کھیڑا

ممبئی: کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے کہا ہے کہ راہل گاندھی ملک کے اہم اور عوامی مسائل کو مسلسل اٹھا رہے ہیں اور عوام بھی ان کی بات سننا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ پہلے راہل گاندھی کو سنجیدگی سے نہ لینے کی بات کرتے تھے، انہیں اب ان کی آواز سے خوف کیوں محسوس ہو رہا ہے۔ ممبئی میں آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے پون کھیڑا نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کی جانب سے راہل گاندھی کے بارے میں دیے گئے بیان پر ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی کے خلاف اس طرح کے بیانات کا مقصد عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا ہے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ کانگریس گزشتہ ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر پیلٹ گن کس نے چلائی اور اسے چلانے کا حکم کس نے دیا۔ ان کے مطابق حکومت نے اب تک اس سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔

بھاگوت کو امریکہ میں 'جوابی مہم' کا سامنا، ظہران ممدانی کو بھیجی گئیں پروگرام منسوخ کرنے کی سینکڑوں درخواستیں

نئی دہلی: آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت، جو اس تنظیم کی صد سالہ تقریب کے سلسلے میں عالمی رابطہ مہم کے لیے اپنے 3 ملکی دورے کے پہلے مرحلے میں نیویارک پہنچ چکے ہیں، کو ان کے دورے کی مخالفت کرنے والی ایک مضبوط مہم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بھاگوت کناڈا اور برطانیہ کا بھی دورہ کرنے والے ہیں، جو عوامی رابطہ مہم کا حصہ ہے۔ بھاگوت کے امریکہ پہنچنے سے قبل 1000 سے زائد امریکیوں نے بھاگوت کا امریکہ ویزا منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ سینکڑوں اپیلیں نیویارک کے میئر ظہران ممدانی سے کی گئی ہیں کہ وہ 29 اگست کو میڈیسن اسکوائر گارڈن میں بھاگوت کی ریلی منسوخ کریں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ میں ہندوستانی تارکین وطن کے ایک طبقہ، انڈین امریکن مسلم کونسل، ہندوز فار ہیومن رائٹس اور انڈین اوورسیز کانگریس، یو ایس اے کے علاوہ دیگر تنظیموں نے بھی امریکی پالیسی سازوں، کاروباری اور کمیونٹی رہنماؤں کو آر ایس ایس کے متنازعہ ماضی سے آگاہ کرنے کے لیے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ درحقیقت مذہبی آزادی سے متعلق امریکی کمیشن 'یو ایس سی آئی آر ایف'، جو دنیا بھر میں مذہبی آزادی کی نگرانی کے لیے امریکی کانگریس کے ذریعہ قائم کیا گیا ایک آزاد 2 جماعتی کمیشن ہے، نے اپنی 2026 کی سالانہ رپورٹ میں آر ایس ایس کے خلاف ہدف بنا کر پابندیاں عائد کرنے کی سفارش کی تھی۔

مغربی مدھیہ پردیش میں خسرے کے پھیلاؤ پر سی پی آئی ایم کا حکومت پر حملہ، ٹیکہ کاری نظام پر سوال

بھوپال: مدھیہ پردیش میں بچوں میں خسرے کے بڑھتے ہوئے معاملات کو لے کر کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ (سی پی آئی ایم) نے ریاستی حکومت اور محکمہ صحت کی کارکردگی پر سوال اٹھائے ہیں۔ پارٹی نے الزام عائد کیا ہے کہ ریاست میں خسرے کا پھیلاؤ حکومت کے صحت عامہ اور ٹیکہ کاری سے متعلق دعوؤں کی حقیقت سامنے لا رہا ہے اور اس صورتحال میں معصوم بچوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ سی پی آئی ایم کے ریاستی سکریٹری جسوندر سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ پورے مدھیہ پردیش میں ایک ساتھ خسرے کا پھیلاؤ ہوا ہے اور بچوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ ان کے مطابق، ایسے وقت میں جب معصوم بچوں کی جان خطرے میں ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کے مدھیہ پردیش کو 'بیمارو ریاست' سے 'ترقی یافتہ ریاست' بنانے کے دعوے بھی کھوکھلے ثابت ہو رہے ہیں۔ جسوندر سنگھ نے کہا کہ اگر نسبتاً ترقی یافتہ سمجھے جانے والے شمالی مدھیہ پردیش میں خسرے کا پھیلاؤ سب سے زیادہ ہے تو ریاستی دارالحکومت بھوپال میں بھی اس بیماری کی موجودگی تشویش کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت حال میں قبائلی علاقوں کی حالت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، جہاں غذائی قلت کے باعث بچوں کی قوت مدافعت کم رہتی ہے اور غریب و قبائلی بچے بیماری کا سب سے پہلے شکار بنتے ہیں۔ سی پی آئی ایم رہنما نے الزام لگایا کہ خسرے کے پھیلاؤ سے بی جے پی حکومت کی دوہری لاپروائی سامنے آئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ محکمہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ تین برسوں کے دوران خسرے کے مریضوں کی تعداد میں تشویشناک اضافہ ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی جانب سے ویکسینیشن کے سو فیصد یا وسیع پیمانے پر کیے جانے والے دعوے زمینی حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ جن علاقوں میں بچوں کی ویکسینیشن کی شرح 90 فیصد سے کم ہو، وہاں خصوصی مہم چلانے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن حکومت مبینہ طور پر کاغذی کارروائی کو ہی مہم کی کامیابی سمجھ رہی ہے۔ ان کے مطابق، اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ بڑی تعداد میں بچے بیماری کا سامنا کر رہے ہیں۔ جسوندر سنگھ نے کہا کہ بارش کے موسم میں خسرے کے ساتھ ہیضہ، قے، دست اور ملیریا جیسی موسمی بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ ایسے میں حکومت اور محکمہ صحت کو بیماریوں کی روک تھام کے لیے پہلے سے خصوصی انتظامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جب ریاست کا صحت کا بنیادی ڈھانچہ ہی وباؤ کا شکار ہو تو بارش سے پہلے مؤثر احتیاطی اقدامات کی توقع کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر جانچ، نگرانی اور علاج کے لیے اب تک جنگی پیمانے پر کوئی مؤثر مہم نظر نہیں آ رہی۔ مکاپا نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ خسرے کے خلاف وسیع پیمانے پر خصوصی مہم چلائی جائے، ویکسینیشن کا دائرہ بڑھایا جائے، بیماری کی روک تھام کے مؤثر انتظامات کیے جائیں اور متاثرہ بچوں کے لیے مناسب اور بروقت علاج کی سہولت یقینی بنائی جائے۔

نیپال میں اچانک سیلاب سے تباہی، 16 افراد کی موت، 105 ہندوستانی سمیت 300 غیر ملکی شہری لاپتہ ریسکیو آپریشن جاری

کھٹمنڈو: نیپال میں تبت کی سرحد سے متصل علاقے میں اچانک آنے والے سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی ہے۔ 'نیپال ٹورزم بورڈ' کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق آج بدھ کی صبح راسوا کی بھوٹے کوشی ندی میں اچانک آنے والے سیلاب کے بعد 384 مسافر لاپتہ ہو گئے ہیں۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں یہ تعداد 400 سے زیادہ بتائی جا رہی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس سیلاب میں تقریباً 300 غیر ملکی لاپتہ ہوئے ہیں، جن میں 105 ہندوستانی بھی شامل ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اچانک آئے اس سیلاب کے باعث اب تک 16 افراد کی موت کی خبر سامنے آ چکی ہے۔ 'کاٹھمنڈو پوسٹ' نے نیپالی آرمی کے ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ بدھ کی دوپہر تک 25 لوگوں کو ریسکیو کر لیا گیا ہے۔ نیپالی فوج، آرمڈ پولیس فورس (اے پی ایف) اور پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ 14 ہیلی کاپٹر بھی ریسکیو مہم میں شامل کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ شمالی راسوا میں ایک بارڈر آؤٹ پوسٹ پر تعینات اے پی ایف کے 4 جوان اچانک آئے سیلاب کی وجہ سے لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اے پی ایف کے ترجمان ڈپٹی انسپکٹر جنرل نیتر بہادر کارکی نے کہا کہ نیپال-چین کے سرحدی علاقے میں سیلاب آنے کے بعد سے ہی یہ ان چاروں جوانوں سے رابطہ نہیں ہو پایا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بارڈر پوسٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے اور افسران کو یہ بھی پتہ لگانا ہے کہ کیا لاپتہ جوان سیلاب سے متاثر ہوئے تھے یا نہیں۔ اس کے علاوہ مقامی میڈیا میں آئی غیر مصدقہ خبروں کے مطابق راسوا کسٹمس آفس کے 14 ملازمین سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ 'کانتی پور' ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق نیپال پولیس کے ایک ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ 32 جوان بھی رابطے سے باہر ہیں۔ 'دی ہمالین ٹائمز' کی رپورٹ ہے سیلاب کی وجہ سے نوواکوٹ میں تریشولی بازار کے پاس تقریباً 60 گھر بہہ گئے اور 2 پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کی سنگین صورتحال کو دیکھتے ہوئے نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ نے راسوا، نوواکوٹ، دھاڈنگ، گورکھا اور چتون سمیت متاثرہ علاقوں کے وفاقی اراکین پارلیمنٹ سے بات کی ہے۔ بات چیت بنیادی طور پر سیلاب سے ہوئے نقصان، ساحلی بستیوں کی صورتحال اور ریسکیو آپریشن پر مرکوز تھیں۔

دہلی کے دو معروف ہوٹلوں کے کچن میں کاکروچ، گندگی اور خراب اشیا کا انکشاف

نئی دہلی: دہلی کے ایروسٹی میں واقع معروف ہوٹل انداز حیات اور جے ڈبلیو میریٹ کے کچن میں ہندوستانی غذائی تحفظ و معیارات اتھارٹی یعنی فسائی (ایف ایس ایس اے آئی) کے معائنے کے دوران صفائی اور غذائی تحفظ سے متعلق سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ معائنے میں کاکروچ، مکھیاں، بدبو، خراب اور ایکسپائر غذائی اشیا کے علاوہ ویج اور نان ویج اشیا کی علیحدہ ذخیرہ کاری میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ فسائی کی جانب سے کیے گئے معائنے کے مطابق انداز حیات کے کچن میں سبزی اور غیر سبزی کھانے کو الگ رکھنے کے مناسب انتظام میں کمی پائی گئی۔ معائنے کے دوران کاکروچ اور مکھیاں بھی ملیں، جبکہ بدبو کی شکایات درج کی گئیں۔ بعض بریڈ پیکٹوں پر ایکسپائر ہونے کے ایکسپائری اسٹیکر چسپاں پائے گئے۔ ہوٹل کے حلوائی کے شعبے میں تقریباً 87 کلوگرام ایکسپائر مٹھائیاں برآمد ہوئیں، جنہیں موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔ پیسٹری سیکشن میں بھی ایکسپائر کیک بیس کے ساتھ مکھیاں اور کاکروچ پائے گئے۔ ان خامیوں سے کچن میں صفائی ستھرائی اور غذائی اشیا کی محفوظ نگہداشت کے انتظامات پر سوالات اٹھے ہیں۔

روزنامہ ورق تازہ 2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
27 Aug.2026

قصیدہ بردہ شریف: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں پڑھی جانے والی 'پہلی نعت' سے جڑے راز

امیمہ الشاذلی

تصور کریں کہ آپ ایک ایسا قصیدہ سن رہے ہیں جس کا دورانیہ اُمِ کلثوم (مصری گلوکارہ) کے کسی بھی گیت سے زیادہ ہو۔ یہ محض خیال نہیں، حقیقت میں ایک غیر معمولی کلام ہے جس کی دھنوں میں ماضی کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ یہ قصیدہ 160 اشعار پر مشتمل ہے اور اس کی ایک مکمل ریکارڈنگ ڈیڑھ گھنٹے پر محیط ہے۔ یہ نہ تو غزل ہے اور نہ وطن سے محبت کا اظہار بلکہ قصیدہ بردہ شریف ہے جو آج بھی عربی اور اسلامی شعور میں زندہ ہے۔ 'مصر کی نعتیہ محفلوں سے لے کر جنوبی افریقہ اور انڈونیشیا تک اس کلام کی گونج ہے جسے مختلف ممالک کے نعت گو اپنے اپنے انداز میں پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ثقافت میں جتنی قصیدہ بردہ کو پذیرائی ملی شاید ہی کسی اور عربی نظم کو ملی ہو۔' اسی جملے سے جامعہ الازہر کے عالمی فتویٰ مرکز کے رکن ڈاکٹر صابر حسنی نے بی بی سی سے گفتگو کا آغاز کیا جو ایک ایسے قصیدے کے بارے میں تھا جو سات صدیوں سے زیادہ پہلے لکھی گئی۔ اس نعت کے نام کی اصل ایک ایسے واقعے سے جڑی ہے جو 1400 سال پہلے خود پیغمبرِ اسلام کے سامنے پیش آیا تھا۔

کعب اور پہلا قصیدہ بُردہ

سیرت کی کتابیں جاہلیت کے معروف شاعر کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ کا ذکر کرتی ہیں، جو ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جہاں مردوں اور عورتوں دونوں کو شاعری کا شوق تھا۔ ان کے والد کو 'دورِ جاہلیت کا سب سے بڑا شاعر' کہا گیا۔ روایات کے مطابق کعب اپنی شاعری کے ذریعے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تنقید کرتے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو ابھارتے تھے۔ یہاں تک کہ فتح مکہ کے بعد ان کے قتل کی اجازت دی گئی تو ان کے بھائی بُجیر نے انھیں لکھا کہ وہ پیغمبر اسلام کے پاس جا کر معذرت کریں کیونکہ 'وہ کسی توبہ کرنے والے کو قتل نہیں کرتے'، ورنہ انھیں فرار ہونا پڑے گا۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ کعب پیغمبرِ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنا تعارف چھپاتے ہوئے گفتگو کی اور جب انھیں امان مل گئی تو اُنھوں نے اپنی شناخت ظاہر کی اور تقریباً 60 اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ پیش کیا جس میں معافی کی درخواست کی گئی تھی۔ سیرت نگاروں کے مطابق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن زہیر کو اپنی چادر عطا فرمائی۔ اسی نسبت سے یہ پیغمبر اسلام کی شان میں کہی جانے والی پہلی نعتیہ شاعری قرار پائی۔

دوسرا قصیدہ بُردہ

تقریباً چھ صدیوں بعد 'البُر دہ' کا نام دوبارہ ہر عام و خاص کی زبان پر آیا۔ اس مرتبہ اس نعت کا تعلق مصری شاعر محمد بن سعید البوصیری سے تھا جو مصر کے صوبہ بنی سویف کے قصبے بوصیر میں پیدا ہوئے۔ روایات کے مطابق وہ فالج کا شکار ہو گئے تھے۔ اُنھوں نے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں 160 اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا اور پھر اُنھوں نے خواب میں پیغمبرِ اسلام کو دیکھا اور اپنا قصیدہ سنایا۔ البوصیری کے مطابق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔ بعض روایات میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں خواب میں اپنی چادر عطا فرمائی، اسی لیے اس نعت کو 'البُر دہ' کہا جانے لگا۔ ڈاکٹر حسنی کے مطابق اس روایت نے اس قصیدے کو صرف ایک نعتیہ نظم کی حیثیت سے آگے بڑھا کر بہت سے مسلمانوں کے لیے روحانی اور عبادتی اہمیت کا حامل متن بنا دیا۔ عثمانی دور میں اس کے اشعار توپ قاپی محل (استنبول) میں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار سے متعلق مقامات پر کندہ کیے گئے۔ مختلف صوفی روایات میں اس کی تلاوت کو برکت، حفاظت اور شفا سے جوڑا گیا۔ یوں البوصیری کی بُردہ عربی دنیا سے نکل کر متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوئی اور ایک عالمی ادبی و روحانی ورثہ بن گئی۔

بوصیری کا شعری اثر

شعراء نے صرف البوصیری کی تقلید ہی نہیں کی بلکہ ان کی نظم کے ساتھ ایک پیچیدہ شعری روایت بھی تشکیل دی، جسے 'تخمیس' اور 'تسبیع' کہا جاتا ہے۔ تخمیس میں شاعر البوصیری کے ایک شعر کے ساتھ تین اضافی مصرعے شامل کرتا ہے اور یوں پانچ مصرعوں پر مشتمل بند ترتیب دیتا ہے۔ تسبیع بھی اسی طرح اصل شعر کے گرد اضافی مصرعوں کا اضافہ کر کے بند کی ہیئت کو وسعت دینے کا شعری اسلوب ہے۔ صدیوں تک متعدد شعراء نے بُردہ کی تخمیسات اور تسبیعات لکھیں جن میں ابن حجۃ الحموی، ناصر الدین بیضاوی اور محمد بن علی نیازی مصری کے نام نمایاں ہیں۔ صوفی شاعرہ عائشہ الباعونیہ نے بھی بُردہ پر مبنی تخمیس لکھی جو اس میدان میں خواتین کی نادر شرکت کی ایک مثال سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکٹر حسنی بی بی سی کو وضاحت کرتے ہیں کہ 'تخمیس' اس عمل کو کہتے ہیں جس میں شاعر 'قصیدہ بردہ' کا ایک مصرع لیتا ہے، اس میں اپنی تخلیق کردہ تین سطور (مصرعے) کا اضافہ کرتا ہے اور پھر اس کے ساتھ البوصیری کے شعر کے دو مصرعے شامل کر دیتا ہے۔ یوں یہ حصہ پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو جاتا ہے جبکہ اس دوران مطلوبہ بحر، معنوی ربط اور قافیے کی پابندی بھی برقرار رکھی جاتی ہے۔ 'تسبیع' کا عمل بھی اسی انداز میں کیا جاتا ہے۔

البارودی، شوقی اور جعفری

جدید دور (19 ویں) میں مصری شاعر اور وزیرِ جنگ محمود سامی البارودی نے البوصیری کے اسلوب میں ایک طویل نظم لکھی جس کا عنوان 'کشف الغمۃ فی مدح سید الامۃ' تھا۔ یہ 447 اشعار پر مشتمل تھی اور اس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی تھی۔ تاہم البارودی جنھیں 'تلوار اور قلم کا ماہر' (صاحب السیف والقلم) کا لقب دیا گیا تھا کی نظم کو وہ شہرت حاصل نہ ہو سکی جو مصری شاعر احمد شوقی کی نظم کو ملی۔ شوقی کی یہ نظم کچھ برس بعد حج کے دوران لکھی گئی تھی۔ شوقی نے نظم کا آغاز عشقیہ اشعار سے کرنے کا فیصلہ کیا، جیسا کہ کعب بن زہیر نے کیا تھا۔ بعد میں احمد شوقی نے اپنی مشہور نظم 'نہج البردہ' لکھی جس کے بعض اشعار اُمِ کلثوم نے ریاض السنباطی کی دھنوں میں گائے۔ ایک تیسری نظم بھی ہے جسے امام بوصیری کے قصیدہ بردہ کے اسلوب میں تخلیق کیا گیا ہے اور جسے آج بھی، بالخصوص صوفیانہ حلقوں میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ نظم جامعہ الازہر کی مسجد کے امام اور جعفری صوفی سلسلے کے بانی شیخ صالح الجعفری نے تحریر کی تھی۔ الجعفری نے خود کو صرف پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اُنھوں نے اپنے کلام کا ایک بڑا حصہ اہل بیت کی مدح سرائی کے لیے وقف کیا۔ اُنھوں نے اس سلسلے میں ایک قصیدہ تخلیق کیا جس کا عنوان 'الردائے الحسنیہ الحسینیہ فی مدحِ آلِ خیر البریۃ' ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ یہ قصیدہ انھوں نے حضرت امام حسین کے حکم پر لکھا جو انھیں سوڈان کے شہر ڈونگولا میں قیام کے دوران نظر آنے والے ایک خواب کے تناظر میں ملا تھا۔ اپنے گذشتہ قصائد کے برعکس، الجعفری نے اس قصیدے کا آغاز براہِ راست پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے کیا اور اس کے لیے ایک ایسا شعر منتخب کیا جو امام بوصیری کے مشہورِ زمانہ قصیدہ بردہ کے اشعار کی طرز پر ہے۔

بُردہ کے اسلوب میں سب سے طویل نظم

مصری شاعر خالد الشیبانی نے چند برس قبل 'انوارِ بردہ' کے عنوان سے ایک ایسی نظم پیش کی ہے جسے البوصیری کی 'قصیدہ بردہ' کے جواب میں لکھی گئی اب تک کی طویل ترین نظم سمجھا جاتا ہے۔ الشیبانی بی بی سی کو بتاتے ہیں کہ البوصیری کی 'بردہ' کے جواب میں کچھ لکھنے کا خیال بچپن ہی سے خاص طور پر کم عمری میں شاعری شروع کرنے کے زمانے سے ان کے ذہن میں موجود تھا۔ اس کا مقصد 'مقابلہ کرنا اور اپنا نام بنانا' تھا، لیکن ان کے بقول وہ اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اُنھوں نے مزید کہا کہ 'سنہ 1442 ہجری یعنی 2020 میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوم ولادت کے موقع پر میں نے ایک خواب دیکھا جس میں 'برگزیدہ ہستی' (پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلوہ گر ہوئے اور مجھے یہ خوشخبری ملی کہ میری نظم شاندار ہوگی۔ چنانچہ میں بہت خوش ہوا، وہ خواب سچ ثابت ہوا اور میں نے خود کو لکھنے لکھانے کے کام کے لیے وقف کر دیا۔' تقریباً چھ سال کی تحریری کاوشوں کے بعد، الشیبانی نے بی بی سی کو بتایا کہ وہ پانچ سو سے زائد اشعار پر مشتمل اس طویل نظم کی تکمیل کے قریب ہیں جس میں قافیے یا مصرعِ اول میں کوئی بھی لفظ ایک ہی ہجے کے ساتھ دوبارہ استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

مصری شعور

وقت گزرنے کے باوجود البوصیری کی بُردہ مصر میں ذکر، نعت خوانی اور روحانی محفلوں کا لازمی حصہ بنی ہوئی ہے۔ اس کے اشعار آج بھی لوگوں کے دلوں میں گونجتے ہیں اور مصر میں اس کی مقبولیت بہت سی دوسری معروف نعتیہ تخلیقات سے بڑھ کر دیکھی جاتی ہے۔ مصری موسیقار ڈاکٹر ممدوح الجبالی نے 2014 میں پوری بُردہ کو موسیقی کے قالب میں ڈھالنے کا منصوبہ شروع کیا۔ ایک سال تک کام کرنے کے بعد اُنھوں نے 160 اشعار پر مشتمل اس قصیدے کو ڈیڑھ گھنٹے کی موسیقی میں ترتیب دیا۔ یہ ریکارڈنگ استنبول اور قاہرہ میں دو مراحل میں مکمل ہوئی۔ اسے مراکشی گلوکارہ فدوی المالکی، مؤذن محمدی اور عصام سیف کی شرکت سے پیش کیا گیا۔ فدوی المالکی نے بی بی سی عربی سے گفتگو میں کہا: 'ایسے شاعرانہ شاہکار کو پڑھنا میرے لیے ایک گہرا روحانی تجربہ تھا۔' اُنھوں نے کہا کہ موسیقار ممدوح الجبالی کو ایسے سانچے کی تلاش کرنا پڑی جو امام البوصیری کی شاعری کی عظمت اور موضوع کی تقدس کے مناسب ہو۔ اور یوں، 'امام مداحان' کے لقب سے معروف البوصیری کی بُردہ آج بھی اسلامی دنیا کے مختلف خطوں میں گونجتی ہے، گویا اس کے الفاظ میں ایسا راز پوشیدہ ہے جس نے صدیوں سے مداح اور ممدوح کے درمیان ایک منفرد رشتہ قائم کر رکھا ہے۔

بھارت۔ برطانیہ بڑے میزائل معاہدے پر دستخط کے آخری مراحل میں

نئی دہلی۔ 26/ اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان اور برطانیہ سینکڑوں ہلکے وزن والے ملٹی رول میزائلوں کی خریداری کے لیے ایک بین حکومتی معاہدے پر دستخط کرنے کے آخری مراحل میں ہیں۔ ہتھیاروں کے نظام کی ابتدائی ہنگامی خریداری، جسے مارلیٹ بھی کہا جاتا ہے، پہلے سے ہی جاری ہے۔ آنے والا رسمی معاہدہ اس ابتدائی خریداری کو سیکڑوں میں چلنے والے ایک بڑے آرڈر میں پھیلائے گا۔ یہ ہتھیار بیلفاسٹ، شمالی آئرلینڈ میں کمپنی کی سہولت پر تیار کیے جاتے ہیں۔ ایک بار دستخط ہونے کے بعد، یہ معاہدہ کمپنی کے لائٹ ویٹ ملٹی رول میزائل سسٹم کے لیے دوسرے سب سے بڑے عالمی آرڈر کی نشاندہی کرے گا۔ اس مخصوص نظام کا واحد بڑا حکم یوکرین کے دفاع کے لیے دیا گیا تھا۔ ایل ایم ایم کا وزن تقریباً 13 کلوگرام ہے، جس کی لمبائی 1.3 میٹر اور قطر 76 ملی میٹر ہے۔ لیزر بیم سواری کا استعمال کرتے ہوئے ہتھیار کی رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ منصوبہ بندی شدہ حصول نئی دہلی اور لندن کے درمیان فوجی تعاون کو گہرا کرنے اور قابل اعتماد دفاعی سپلائی چین کو محفوظ بنانے کے وسیع تر دباؤ کا حصہ ہے۔ بھارتی فوج کے لیے ہتھیاروں کا نظام منگوایا جا رہا ہے۔ یہ معاہدہ گہرے صنعتی تعاون کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ برطانوی حکام نے اشارہ کیا کہ اس میزائل معاہدے کے اختتام کے بعد، دونوں ممالک ایک بڑے ہندوستانی عزائم پر بات چیت شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس میں مستقبل کے پیچیدہ ہتھیاروں کے نظام کی ممکنہ مشترکہ ڈیزائن اور مشترکہ تخلیق شامل ہے۔ پیچیدہ ہتھیاروں کی بات چیت دوسرے بڑے دوطرفہ دفاعی اقدامات کے ساتھ بیٹھتی ہے جو اس وقت بات چیت کے تحت ہیں۔ ان میں ہندوستانی بحریہ کے مستقبل کے جنگی جہازوں کو طاقت دینے کے لیے میری ٹائم الیکٹرک پروپلشن پارٹنرشپ پر جدید بات چیت شامل ہے۔

مکہ دفاعی معاہدہ: ایران کو بھی شامل ہونے کی دعوت

از قلم: شیخ سلیم
ویلفیئر پارٹی آف انڈیا

مشرق وسطیٰ کی سیاست کی شاید یہ سب سے بڑی خبر ثابت ہو سکتی ہے۔ سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان طے پانے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے تقریباً ایک ماہ بعد یہ خبر آئی ہے کہ ایران کو بھی اس اتحاد میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ کی خبر رساں ایجنسی کے سربراہ مہدی رحیمی نے المیادین کو بتایا کہ تہران کو باضابطہ دعوت موصول ہوئی ہے اور اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس اتحاد کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں شیعہ سنی جھگڑے فساد شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں۔ یاد رہے کہ یہ سہ فریقی دفاعی معاہدہ 7 اگست 2026 کو مکہ مکرمہ میں سعودی ولی عہد محمد بن سلمان، ترک صدر رجب طیب اردوان اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے دستخطوں سے وجود میں آیا تھا۔ معاہدے کی بنیادی شق یہ ہے کہ کسی ایک رکن ملک پر مسلح حملہ تینوں ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ یہ معاہدہ دراصل ستمبر 2025 میں سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان طے پانے والے باہمی دفاعی سمجھوتے کی توسیعی شکل ہے، جس میں بعد میں ترکیہ کو بھی شامل کر لیا گیا۔ دلچسپ اور اہم بات یہ ہے کہ پاکستان کی جانب سے ایران کو اس معاہدے میں لانے کی کوششیں کھلے عام جاری ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان طاہر اندرابی نے واضح کیا تھا کہ اسلام آباد معاہدے میں مزید ممالک کی شمولیت کا خیر مقدم کرے گا، جبکہ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ٹیلی فونک رابطہ کر کے انہیں معاہدے کے نمایاں نکات سے پہلے ہی آگاہ کر چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر باقر قالیباف اور وزیر خارجہ عراقچی کو اسلام آباد کے دورے کی دعوت بھی دی جا چکی ہے۔ دوسری جانب ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی پہلے ہی یہ بیان دے چکے ہیں کہ یہ معاہدہ ایران کے لیے کسی خطرے کی علامت نہیں، بلکہ امریکی سیکیورٹی گارنٹیوں کی ناکامی کے بعد خطے میں نئے دفاعی انتظامات کا حصہ ہے۔ تاہم اس اہم پیش رفت کے باوجود، ایران کی باضابطہ شمولیت کی سرکاری تصدیق اب تک سامنے نہیں آئی۔ نہ تہران کی وزارتِ خارجہ اور نہ ہی سعودی عرب، ترکیہ یا پاکستان کی حکومتوں نے دعوت کی حتمی توثیق کی ہے۔ فارور سمیت ایرانی ذرائع کے مطابق دعوت کی خبر ایک ایرانی ذریعے کے حوالے سے سامنے آئی ہے، جس نے واضح طور پر یہ بھی کہا کہ اس بارے میں تا حال کوئی رسمی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ اگر یہ پیش رفت حتمی شکل اختیار کر لیتی ہے تو یہ خطے کی سیاست میں ایک بڑا اسٹریٹجک موڑ ثابت ہو سکتی ہے، کیونکہ سعودی عرب اور ایران کے درمیان برسوں سے چلی آ رہی علاقائی رقابت کسی حد تک پس منظر میں چلی جائے گی۔ اس سے نہ صرف ایک وسیع تر مسلم دفاعی نیٹ ورک کی راہ ہموار ہوگی بلکہ خطے میں طاقت کے توازن کی نئی صف بندی بھی وجود میں آئے گی۔ فی الحال، اسے ایک اہم مگر غیر مصدقہ سفارتی پیش رفت سمجھنا ہی زیادہ محتاط اور درست رویہ ہوگا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو مشرقِ وسطیٰ سے امریکا کا کردار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو سکتا ہے۔ ایران کے خلاف امریکا اور اسرائیل کے حملوں اور ایران کی طرف سے خلیجی ریاستوں میں موجود امریکی اڈوں پر حملوں نے خلیجی ریاستوں کو اپنی حفاظت خود کرنے پر مجبور کر دیا۔ امریکا نے اپنی ساری توانائی اسرائیل کی حفاظت میں لگائی اور خلیجی ریاستوں کو مصیبت کے وقت دھوکا دے دیا۔ خلیج میں امریکی اڈے اور دفاعی نظام تقریباً تباہ ہو چکے ہیں، اور انہیں دوبارہ کھڑا کرنا شاید آسان نہیں۔ امریکی بحری بیڑے خلیجی ریاستوں کی حفاظت میں ناکام ثابت ہوئے، اور تو اور، آبنائے ہرمز بھی ابھی تک نہیں کھول سکے، جس کی وجہ سے پورے علاقے کو ایک ایسے زبردست بحران کا سامنا ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ امریکا کے پاس ایران کے خلاف کوئی مؤثر عسکری آپشن باقی نہیں رہا، لہٰذا سعودی عرب اپنی حفاظت اور دفاع کے لیے پاکستان اور ترکیہ سے رجوع کرتا ہے، اور تینوں ممالک کا یہ انتہائی اہم اتحاد مکہ معاہدے کی شکل میں 7 اگست کو سامنے آتا ہے۔ اور آج یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ اس معاہدے میں ایران کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ بنگلہ دیش بھی اس معاہدے میں شامل ہونے کی کوشش کر رہا ہے، اس طرح مشرقِ وسطیٰ اور ایشیا میں شاید اس صدی کا سب سے بڑا معاہدہ عمل میں آ سکتا ہے، جو نہ صرف دفاعی نقطہ نظر سے اہم ہوگا بلکہ معاشی استحکام اور علاقے میں پائیدار امن، استحکام اور سلامتی کا بھی ضامن ثابت ہو سکتا ہے۔

پانی بھی مسخر ہے، ہوا بھی ہے مسخر
کیا ہو جو نگاہ فلک پیر بدل جائے
دیکھا ہے ملوکیت افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالم مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
دامت برکاتہم
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

قرآن مجید نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالم کے لئے رحمت قرار دیا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷) اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انقلاب انگیز تعلیمات پوری انسانیت کے لئے نفع اور خیر و فلاح کی ضامن ہیں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انقلابی شخصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن نے کہا ہے کہ آپ کے ذریعہ آئے ہوئے دین کو اللہ تعالیٰ غلبہ عطا کریں گے: لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (التوبۃ: ۳۳) یہ صرف دعویٰ نہیں ہے؛ بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے، آپ کے ذریعہ دنیا میں جو فکری انقلاب آیا اور اس کے نتیجہ میں ترقی اور انصاف کے راستے کھلے، وہ پیغام محمدی کے غلبہ کی واضح مثال ہیں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس صالح انقلاب سے دنیا کو بہرہ ور کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بافیض نے ذرہ کو آفتاب بنا دیا، اکبر الہ آبادی نے اس کا خوب نقشہ کھینچا ہے:

دُر فشانی نے تری، قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا!

یوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ زندگی کے ہر شعبہ میں دُور رس تبدیلیاں آئیں؛ لیکن ان میں سے چند پہلوؤں کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے، ان میں پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے انسانیت کو 'وحدتِ الٰہ' کا تصور دیا، خدا کو ایک ماننا بظاہر ایک سادہ سی بات معلوم ہوتی ہے؛ لیکن بمقابلہ الحاد و انکار اور شرک و مخلوق پرستی کے یہ ایک انقلابی عقیدہ ہے، خدا کا انکار انسان کو غیر ذمہ دار، گناہوں کے بارے میں جری اور مادہ پرست بنا دیتا ہے؛ کیوں کہ اسے جواب دہی کا کوئی خوف نہیں ہوتا، دنیا اس کے لئے محض عشرت کدۂ حیات ہوتی ہے، اور وہ خدا کی بندگی سے آزاد اور لذت و عیش کا غلام بن جاتا ہے، اللہ کے ایک ہونے کے تصور سے انسانیت کی تکریم اور اس کا اعزاز متعلق ہے، یہ اس بات کا اعلان ہے کہ اس کی پیشانی غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے ماوراء ہے اور خدا نے اس کو پوری کائنات پر فضیلت بخشی ہے، عقیدۂ توحید نے انسانیت کو اوہام پرستی سے نجات دلایا؛ کیوں کہ توحید پر ایمان رکھنے والا اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مخلوق اسے نفع و نقصان پہنچانے سے عاجز ہے، توحید کا عقیدہ انسان کے اندر خدا کی محبت اور خدا کا خوف پیدا کرتا ہے اور یہی خشیت اور خدا کو راضی کرنے کا جذبہ، فرائض کی ادائیگی کا احساس پیدا کرتی ہے اور وہ دنیا کو عشرت کدہ سمجھنے کے بجائے امتحان گاہ سمجھ کر پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے؛ اس لئے توحید کا عقیدہ انسانیت کے لئے بہت بڑی نعمت اور سامانِ رحمت ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انسانیت کو حاصل ہوا ہے۔ گو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی انبیاء نے توحید کی تعلیم دی اور بہت سے مصلحین نے بھی شرک کی تردید و انکار کا فریضہ انجام دیا؛ لیکن حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک ہمیشہ انسانیت پر مشرکانہ فکر کا غلبہ رہا، یہاں تک کہ جو مذاہب توحید کا علم لے کر اُٹھے تھے، وہ خود بھی شرک کے رنگ میں رنگ گئے، عیسائیوں نے حضرت مسیح کی اُلوہیت کو اپنے عقیدہ کا بنیادی جزو بنا لیا، ہندو مذہب میں بھی توحید کا عنصر موجود ہے، مگر انھوں نے لاتعداد خدا تخلیق کر لئے، بودھ مذہب کی بنیاد مذہب کے شارحین کے خیال کے مطابق خدا کے انکار پر ہے؛ لیکن بودھ مذہب کے متبعین نے خود بودھ جی کی پرستش شروع کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کی فکر کو اس طرح غالب فرمایا کہ وہ قیامت تک کے لئے ایک غالب فکر بن گئی، یہاں تک کہ جن مذاہب کی اساس شرک پر تھی، ان میں بھی ایسی تحریکات اُٹھیں، جو توحید کی داعی تھیں، جیسے ہندو بھائیوں کے یہاں آریہ سماجی، برہمو سماجی وغیرہ اور عیسائیوں کے یہاں پروٹسٹنٹ اور بعض دیگر فرقے جو حضرت عیسیٰ کے اللہ یا ابن اللہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری اہم تعلیم ''انسانی وحدت'' کا تصور ہے، آپ کی بعثت سے پہلے قریب قریب دنیا کی تمام تہذیبوں اور مذاہب میں انسان اور انسان کے درمیان فرق کرنے اور کچھ لوگوں کے پیدائشی طور پر معزز اور کچھ لوگوں کے حقیر ہونے کا تصور موجود تھا، یہودی اسرائیلی اور غیر اسرائیلی میں امتیاز کرتے تھے اور جو لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہوں، ان کو پیدائشی طور پر افضل و برتر جانتے تھے اور آج بھی ان کا یہی تصور ہے، ایران کے لوگوں کا خیال تھا کہ جو لوگ بادشاہ کی نسل سے ہوں، وہ خدا کے خاص اور مقرب بندے ہیں؛ بلکہ خدا کا کنبہ ہیں، ہندوستان کا حال تو شاید سب سے خراب تھا کہ انسانیت کو مستقل طور پر چار طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا، کچھ لوگوں کے بارے میں تصور تھا کہ وہ خدا کے سر سے پیدا کئے گئے ہیں، کچھ لوگ خدا کے بازو سے، کچھ کی پیدائش خدا کے ران سے ہوئی ہے اور کچھ کی پاؤں سے، یہ برہمن، ویش، کھتری اور شودر کہلاتے تھے، شودر اتنا بدقسمت گروہ تھا کہ تاریخ عالم میں شاید ہی ایسی اجتماعی اور قومی مظلومیت کی مثال مل سکے، ان پر تعلیم کا دروازہ بند تھا، ان کے لئے کچھ ذلیل سمجھے جانے والے پیشے مخصوص تھے اور وہ اونچی ذاتوں کے پیدائشی غلام سمجھے جاتے تھے، کم و بیش یہی حال دنیا کے مختلف علاقوں اور مختلف قوموں میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حالات میں انسانی وحدت کا تصور پیش کیا اور پیدائشی طور پر افضل و برتر اور حقیر و کہتر ہونے کے تصور کو رد فرما دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف اعلان کیا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر محض رنگ و نسل کی وجہ سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے؛ بلکہ فضیلت کا معیار انسان کا تقویٰ اور اس کا عمل ہے، اس اعلان نے عرب کے معزز قبائل اور حبش و روم کے بلالؓ و صہیبؓ کو ایک صف میں کھڑا کر دیا؛ بلکہ یہ عجمی نژاد غلام جو کبھی حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، زعماء عرب کے لئے وجہ رشک بن گئے اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے فرمانروا بھی انھیں ''سردار'' کے لفظ سے مخاطب کیا کرتے تھے، یہ آپ ہی کی تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ اسلام کے پھیلنے کے ساتھ ہی تفریق و امتیاز کی زنجیریں کٹنے لگیں، انسانی مساوات کے نعرے ہر سو بلند ہوئے اور دنیا کی مظلوم و مقہور قوموں کو پیدائشی غلامی سے آزادی نصیب ہوئی، اگر کہیں کسی انسانی گروہ نے اپنی شقاوت اور جور و جفا سے اس ظلم کے سلسلہ کو جاری بھی رکھا، تو ان کو ہر طرف سے طعن و تشنیع کے الزام سننے پڑے اور مظلوموں کو ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کا موقع فراہم ہوا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت عامہ کا ایسا پہلو ہے کہ کوئی صاحب بصیرت اُسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس وحدت انسانی کے تصور نے زندگی کے تمام شعبوں پر اپنا اثر ڈالا، تمام لوگوں کے لئے ہر طرح کے پیشہ کا دروازہ کھل گیا اور پیشوں کی تحقیر و تذلیل کا تصور ختم ہوا، علم کی روشنی عام ہوئی اور ہر ایک کے لئے تعلیم کا دروازہ کھلا، سماجی زندگی میں ہر ایک کے لئے باعزت طریقہ پر زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم ہوا، جرم و سزا کے باب میں انصاف کا قائم کرنا ممکن ہوا، اور ہر ایک کے لئے اپنی تہذیب اور اپنی روایات کا تحفظ ممکن ہو سکا۔ اس انسانی وحدت کے تصور نے ایک نمایاں اثر سیاسی نظام پر بھی ڈالا، اسلام سے پہلے پوری دنیا کے سیاسی اُفق پر ملوکیت کا تصور چھایا ہوا تھا اور اس کے مقابلہ میں کوئی اور نظام سیاست عملاً موجود نہیں تھا، ظہور اسلام کے وقت جتنی معلوم طاقتیں تھیں، وہ سب ملوکیت کی نمائندہ تھیں، روم میں بادشاہت تھی، ایران میں بادشاہت تھی، حبش میں بادشاہت تھی، یمن میں بادشاہت تھی، ہندو چین کے علاقوں میں بھی چھوٹے بڑے راجا تھے، غرض پوری دنیا بادشاہت کے آمرانہ نظام اور پنجہ استبداد کے تحت تھی، یہاں تک کہ یونان کے فلاسفہ نے جس جمہوریت کا نقشہ پیش کیا تھا، اس میں بھی ''اشراف'' کی حکومت کا تصور تھا اور اقتدار میں عام لوگوں کی شرکت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اسلام نے انسانی وحدت اور مساوات کا جو تصور پیش کیا، اس نے خاندانی بنیاد پر حکومت و اقتدار کے ارتکاز اور فرمانروائی کے تصور کو پاش پاش کر دیا اور جمہوریت کے تصور نے غلبہ حاصل کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کی مثال قائم فرمائی، متعدد بار جب آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت عبد اللہ بن اُم مکتومؓ کو یہاں کا عارضی گورنر بنایا، جس فوج میں قریش کے معزز سردار تھے، ان پر آپ نے ایک آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کو سپہ سالار بنایا؛ چنانچہ آج صورت حال یہ ہے کہ پوری دنیا میں جمہوری نظام قائم ہے، جو اسلام کے تصور خلافت سے مستعار اور اپنی بعض خامیوں کے باوجود انسانی وحدت و مساوات کا علمبردار ہے، یہاں تک کہ آج یا تو بادشاہت کا وجود ہی نہیں ہے، یا ہے تو محض دستوری اور علامتی بادشاہت ہے، اور اگر کہیں جبراً آمرانہ ملوکیت باقی ہے تو وہ پوری دنیا کی نگاہ میں قابل تحقیر اور لائق ملامت ہے۔ تعلیماتِ محمدی کا تیسرا اہم پہلو علم کی حوصلہ افزائی ہے، آپ جس سماج میں تشریف لائے، وہاں لوگ اس بات کو سرمایۂ افتخار سمجھتے تھے کہ وہ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے، وہ بہت ہی فخر کے ساتھ اپنے ''اُمّی'' ہونے کی بات کہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم و تعلم کی حوصلہ افزائی کی اور علم کو بلا امتیاز و تفریق ہر طبقہ کے لئے عام فرمایا، پھر آپ نے علم کے معاملہ میں دین و دنیا کی کوئی تقسیم نہیں کی؛ بلکہ ہر وہ علم جو انسانیت کے لئے نفع بخش ہو، خدا سے اس کی دُعاء کی اور فرمایا کہ علم و حکمت کی جو بات جہاں سے مل جائے، اس کی طرف اسی طرح لپکنا چاہئے، جیسے انسان اپنی گم شدہ چیز کے لئے لپکتا ہے: الحکمۃ ضالۃ المؤمن (ترمذی، ابواب العلم، حدیث نمبر: ۲۶۸۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان بچوں کو بدر کے غیر مسلم قیدیوں سے تعلیم دلائی اور مدینہ میں یہودیوں کی درس گاہ ''بیت المدراس'' میں تشریف لے گئے، جس سے علم کے معاملہ میں آپ کی فراخ قلبی اور کشادہ چشمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ علم کا دور دورہ ہوا؛ بلکہ غیر سائنٹفک فکر کی جگہ سائنٹفک فکر کا غلبہ ہوا، اور توہمات کی زنجیریں کٹ گئیں، شرک میں چوں کہ مخلوقات کو معبود کا درجہ دیا جاتا ہے اور جو معبود ہو، اس کی عظمت اور اس کا احترام تحقیق و تجسس میں مانع بن جاتا ہے؛ اس لئے وہ علمی ترقی اور تحقیق و سائنس کے ارتقاء میں رکاوٹ بن جاتی ہے، توحید چوں کہ مخلوقات کے معبود ہونے کی نفی کرتی ہے؛ اس لئے کائنات کی تمام اشیاء پر غور و فکر، بحث و تحقیق اور تفحص و تجسس کا راستہ کھلتا ہے، انسان علم میں جتنا آگے بڑھتا جائے اور کائنات کے حقائق پر جو پردے پڑے ہوئے ہیں، ان کو جس قدر اُٹھاتا جائے، وہ اسی قدر توہمات سے آزاد ہوتا جائے گا۔ چوتھے: اسلام سے پہلے اہل مذاہب نے دین اور دنیا کا بٹوارہ کر رکھا تھا اور دین و دنیا کی اس تقسیم کی وجہ سے بعض انسانی گروہ قانون فطرت کے خلاف بغاوت پر آمادہ تھے، نکاح کو بری بات سمجھا جاتا تھا، قرب خداوندی کے لئے تجرد کی زندگی ضروری سمجھی جاتی تھی اور مرد و عورت کے فطری تعلق کو بہر صورت گناہ باور کیا جاتا تھا، کسبِ معاش کی محنتوں کو دین داری کے مغائر اور رضائے خداوندی میں رکاوٹ گمان کیا جاتا تھا، یہاں تک کہ رہبانیت کے غلبہ کا یورپ میں ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ لوگ نہانے، دھونے، صاف ستھرے کپڑے پہننے اور خوشبو استعمال کرنے کو بھی للّٰہیت کے خلاف سمجھتے تھے اور دسیوں سال غسل سے مجتنب رہتے تھے، مذہب کے متبعین میں بھی اس طرح کا تصور عام تھا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا ایک اہم باب رہبانیت کے اس تصور کا خاتمہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی حدود میں رہتے ہوئے دنیا سے نفع اُٹھانا بھی دین کا ایک حصہ ہے 'دین' دنیا سے نفع اُٹھانے میں حلال و حرام کی تمیز کا نام ہے نہ کہ دنیا کو ترک کر دینے کا؛ چنانچہ آپ نے نکاح کرنے کا حکم دیا، اس کو اپنی اور انبیاء کی سنت قرار دیا اور تجرد کی زندگی کو ناپسند فرمایا، کسبِ معاش کو ایک اہم فریضہ قرار دیا اور اس کی حوصلہ افزائی فرمائی، صفائی ستھرائی کی تعلیم دی اور کوئی ایسا حکم نہیں دیا، جو انسانی فطرت سے متصادم ہو؛ بلکہ انسانی فطرت میں جو تقاضے اور داعیے رکھے گئے ہیں، ان سب کو جائز رکھا گیا اور ان کے لئے مناسب حدود مقرر کر دی گئیں۔ پانچویں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اہم کارنامہ ہے عورتوں کو عزت و احترام کا مقام حاصل ہونا، اور انسانی سماج میں ان کی قدر دانی، اسلام دنیا میں اس وقت آیا جب عورت کو گناہ کا دروازہ اور نحس کا سبب سمجھا جاتا تھا، ان کے بارے میں تصور تھا کہ وہ شادی سے پہلے باپ کی اور شادی کے بعد اپنے شوہر کی ملکیت ہوتی ہے، وہ چوں کہ خود ایک مملوکہ شئے ہے؛ اس لئے اس کو مالک ہونے کا حق نہیں تھا؛ اسی لئے انھیں حصۂ میراث نہیں ملتا تھا، عرب کے بعض قبائل میں تو لڑکیاں زندہ دفن کر دی جاتی تھیں، اس بات میں بھی اختلاف تھا کہ کیا عورت کا شمار انسانوں میں ہے؟ یہاں تک کہ یونان کے فلاسفہ بھی کہتے تھے کہ عورت کے اندر انسان سے کمتر اور حیوان سے برتر روح پائی جاتی ہے، یعنی وہ انسان اور حیوان کے درمیان کی ایک مخلوق ہے۔ ان حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور بتایا کہ مرد و عورت ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہونے والی دو صنفیں ہیں، (النساء: ۱) پہلے حضرت حواء علیہا السلام کی طرف گناہ کی نسبت کی جاتی تھی، قرآن نے اس داغ کو صاف کیا: عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (طٰہٰ: ۱۲۱) اور اس کا اصل محرک شیطان کو قرار دیا: فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ (البقرۃ: ۳۶) عورت کو بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے مردوں سے بڑھ کر درجہ دیا، ان کو نکاح کرنے، اپنے مال میں تصرف کرنے، تعلیم حاصل کرنے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے، شرعی حدود کی رعایت کے ساتھ کسب معاش کرنے وغیرہ کی اجازت دی اور انھیں معاشرہ میں عزت کا مقام دیا، انیسویں صدی کے وسط تک مغربی ملکوں میں عورت کو حق میراث نہیں ملتا تھا، برادرانِ وطن کے یہاں ۱۹۵۰ء تک عورت کو حق میراث حاصل نہیں تھا؛ لیکن اسلام نے اول دن سے بیٹی کو اپنے والدین کے، ماں کو اپنی اولاد کے، بیوی کو اپنے شوہر کے ترکہ میں سے لازمی وارث بنایا اور بعض حالات میں دوسری خاتون رشتہ داروں کو بھی میراث میں حق دیا، آج بھی غیر مسلم سماج میں شریک حیات کے انتخاب میں زیادہ تر لڑکیوں سے مشورہ نہیں لیا جاتا؛ لیکن اسلام نے صدیوں پہلے نکاح کے لئے عورت کی رضامندی کو شرط قرار دیا اور بالغ لڑکی کو حق دیا کہ وہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، مشرق سے لے کر مغرب تک آج عورتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں، یا ان کی آزادی کا جو نعرہ لگایا جا رہا ہے، یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انقلاب انگیز تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات صرف مسلمانوں کے لئے نہیں؛ بلکہ پوری انسانیت اور تمام عالم کے لئے رحمت بیکراں ہے۔

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام بارسی ٹاکلی اور مرتضیٰ پور ضلع آکولہ میں تربیتی اجلاس

مکاتب کو مضبوط و منظم بنانے پر زور، تاکہ کوئی بچہ بنیادی دینی تعلیم سے محروم نہ رہے: علماء کرام کا خطاب

آکولہ۔ 25/ اگست 2026 (پریس ریلیز) مسلمانوں کے ہر ہر بچے تک بنیادی دینی تعلیم پہنچانے اور قرآنِ کریم، نماز، عقائد، ضروری مسائل اور اسلامی آداب سے واقف کرانے، جہاں مکتب موجود نہ ہو وہاں نیا مکتب قائم کرنے، موجودہ مکاتب کو منظم، فعال اور معیاری بنانے اور ان کے تعلیمی نظام کو بہتر کرنے کے لئے یکم اگست سے پورے صوبے میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت کے مطابق دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جا رہی ہے اس ضمن میں گذشتہ دنوں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام ضلع آکولہ کی تحصیل بارسی ٹاکلی اور مرتضیٰ پور میں معلمینِ مکاتب، ائمۂ مساجد اور دینی و سماجی ذمہ داران کے لیے دو اہم تربیتی اجلاس مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ ان دونوں پروگراموں کا مقصد مکاتبِ دینیہ کے نظام کو مضبوط و منظم کرنا، معلمین کی تربیت، ائمہ و ذمہ داران کو ان کی دینی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا، مثالی مسجد کے تصور کو فروغ دینا، مسجد سے وابستہ اسکول ٹیوشن کو فعال کرنا اور بچوں، خواتین و بالغ مردوں کے مکاتب کو مؤثر و مثالی بنانا تھا۔ مقررِ خصوصی حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب، جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر تھے، جبکہ بارسی ٹاکلی پروگرام کی قیادت مولانا سید وصی اللہ صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ) اور نگرانی مولانا عبدالسلام صاحب (صدر جمعیۃ علماء تحصیل بارسی ٹاکلی) کی۔ مرتضیٰ پور پروگرام کی قیادت بھی مولانا سید وصی اللہ صاحب نے فرمائی، جبکہ نگرانی مولانا صدرالدین صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل مرتضیٰ پور نے کی۔ اس موقع پر مولانا محمد ابراہیم صاحب نے معلمینِ مکاتب کی تربیت، ائمۂ مساجد کی ذمہ داری، مثالی مسجد اور مسجد سے وابستہ اسکول ٹیوشن کی ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ نئی نسل کی دینی، اخلاقی و عملی تربیت کے لیے مکاتب کو مؤثر بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حضرت مولانا سید وصی اللہ صاحب نے موجودہ پُرفتن دور میں مکاتبِ دینیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہر مسجد اور بستی میں مضبوط مکتب کے قیام پر زور دیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں مسجد کو نماز کے ساتھ قرآنِ کریم، درسِ حدیث، مکاتب، اصلاحی و تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز بنانے، خواتین اور بالغ مردوں کے مکاتب کو منظم کرنے اور اسکول ٹیوشن کے نظام کو فروغ دینے کی ضرورت واضح کی۔ بارسی ٹاکلی کے اجلاس میں مولانا مفتی محمد ذکر اللہ صاحب، مولانا جاوید صاحب، حاجی عاشق علی صاحب، حاجی راغب علی صاحب، حافظ عبداللہ صاحب، مولانا عزیز الرحمن صاحب، مولانا اعجاز صاحب، مفید احمد خان صاحب، ماسٹر یوسف خان، ماسٹر عارف الدین، ماسٹر صادق الدین، ماسٹر اسلم خان، ماسٹر سید اسرار، مولانا سہیل، مفتی سید امداد، قاری عبدالباسط، حافظ محمد عاقب، حافظ سعید اللہ خان، منظور احمد، مظہر الاسلام، حاجی سید عرفان، ماسٹر اعجاز الرحمن، ڈاکٹر ناصر الدین قاضی، حاجی شکیل مہک، محمد شکیل قریشی سمیت دیگر علماء، ائمہ، معلمین اور ذمہ داران شریک ہوئے۔ مرتضیٰ پور کے اجلاس میں محمد نواب صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع آکولہ، حافظ ابوبکر، مولانا ندیم، حافظ کوثر، حافظ وسیم، حافظ شبیر، مفتی منظیم، مولوی سالک، مولوی الیاس، مولوی نعیم، حافظ توفیق، مولوی رفیق، حافظ اشفاق، حافظ رشید، مولوی اسحاق، حافظ بشارت سمیت دیگر علماء کرام، ائمۂ مساجد، معلمینِ مکاتب اور دینی تعلیمی بورڈ کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ شرکاء نے مکاتب کے موجودہ نظام، معلمین کی تربیت، بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت، مثالی مساجد، خواتین و بالغین کے مکاتب اور اسکول ٹیوشن کے سلسلے میں اہم رہنمائی حاصل کی۔

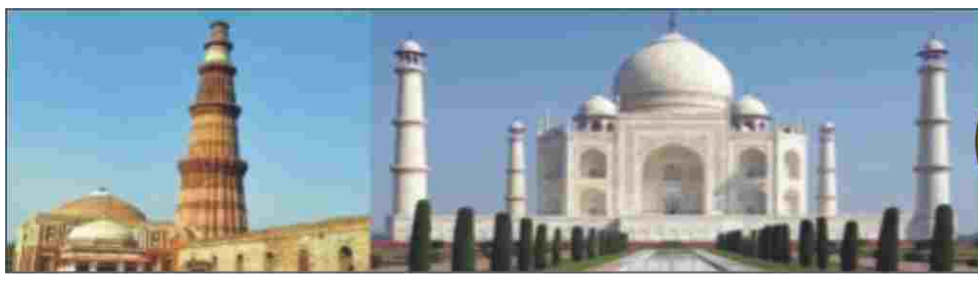

روزنامہ
3
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
27 Aug.2026

ناندیڑ میں عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جلوس

ہزاروں عاشقان رسول ﷺ کی شرکت

ناندیڑ: 26 اگست (نامہ نگار) عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ناندیڑ شہر میں بدھ کے روز مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے علمائے اہل سنت کی سرپرستی میں عظیم الشان جلوس میلاد کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلوس نہایت جوش وخروش، مذہبی عقیدت اور نظم وضبط کے ساتھ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا حضرت مستان شاہ ولیؒ کی درگاہ پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کا آغاز صبح 45:9 بجے نظامی کالونی سے ہوا۔ جلوس روانہ ہونے سے قبل مسجد نظامی کالونی میں موجود نظامی صوفی بزرگ کے مزار پر سلام و دعا کی گئی۔ اس موقع پر ناندیڑ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ اور پولیس انتظامیہ کے افسران نے علمائے اہل سنت اور مرکزی میلاد کمیٹی کے عہدیداران کا استقبال و تہنیت کی، جس کے بعد جلوس باقاعدہ طور پر روانہ ہوا۔ جلوس نظامی کالونی سے آئی ٹی آئی، شیواجی نگر، کلا مندر، سرکاری اسپتال، مہاویر چوک، گرودوارہ چوک، قدیم مونڈھا، [illegible] سے ہوتا ہوا محمد علی روڈ کے راستے حضرت مستان شاہ ولیؒ کی درگاہ پہنچا۔ جلوس کے دوران راستے میں مختلف مقامات پر بارش نے موسم کو خوشگوار بنا دیا اور بارش کے باوجود جلوس میں شریک عاشقان رسول ﷺ کی تعداد بڑھتی گئی۔ جلوس میں شریک افراد درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے چل رہے تھے۔ بڑی تعداد میں نوجوان ہاتھوں میں سبز پرچم لیے نہایت جوش وخروش کے ساتھ جلوس میں شریک ہوئے۔ علمائے اہل سنت جلوس کے سب سے آگے دو گھوڑوں کے ہمراہ چل رہے تھے۔ راستے میں مختلف مقامات پر لوگوں نے علماء کا پھولوں کے ہار اور شال پیش کر کے استقبال کیا۔ جلوس کے راستے میں ہندو مسلم سماج کے سابق کارکنان، میونسپل کارپوریٹروں اور معزز شخصیات کی جانب سے شرکائے جلوس کے لیے شربت، بسکٹ اور پانی کی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ جلوس میں بچوں، نوجوانوں اور بزرگوں سمیت ہر عمر کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی، جس سے شہر میں عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے عقیدت و محبت کا ماحول دیکھنے میں آیا۔ حضرت مستان شاہ ولیؒ کی درگاہ پر پہنچنے کے بعد علمائے کرام نے قرآن کریم کی تلاوت، بیانات اور دعاؤں کے ساتھ مسلمانوں سمیت شہر اور ملک کے تمام شہریوں کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ ملک وشہر میں امن وامان، بھائی چارہ اور گنگا جمنی تہذیب کے فروغ و استحکام، نوجوانوں کو بری عادتوں سے محفوظ رکھنے اور خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں باران رحمت کے نزول کی خصوصی دعا کی گئی۔

اس موقع پر مرکزی میلاد کمیٹی کے عہدیداران نے جلوس کے کامیاب انعقاد میں تعاون کرنے پر پولیس انتظامیہ، میونسپل کارپوریشن کے متعلقہ افسران و ملازمین اور تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ ان تمام افراد کا بھی شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے جلوس کے انتظامات میں دن رات محنت کی اور اختتامی مقام پر شرکائے جلوس کے کھانے کا انتظام کرنے میں تعاون کیا۔ بعد ازاں حضرت مستان شاہ ولیؒ کی درگاہ میں نماز ظہر ادا کی گئی۔ میلاد گراؤنڈ اور مسجد کے احاطے میں شرکائے جلوس کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا، جس کے بعد جلوس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ مرکزی میلاد کمیٹی کے صدر مجیب قادری، نائب صدر شیخ احمد صوفی علی بابا، سکریٹری، جوائنٹ سکریٹری ایڈووکیٹ ایوب جاگیردار، خازن، رفیق اشرفی والا، ایڈووکیٹ ضیاء الدین عبدالجبار، اسد قادری سمیت مرکزی میلاد کمیٹی کے دیگر عہدیداران اور اراکین نے جلوس کے کامیاب انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ [illegible] اس طرح ناندیڑ شہر میں عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس مذہبی جوش، عقیدت، بھائی چارے اور نظم وضبط کے ساتھ پُرامن اختتام پذیر ہوا۔

پنجر، ضلع پریشد اردو اعلیٰ ابتدائی مدرسہ میں

سیرت النبی ﷺ انعامی مقابلہ منعقد

اکولہ:26/اگست (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے بارسی ٹاکلی تعلقہ میں واقع پنجر کی ضلع پریشد اردو اعلیٰ ابتدائی مدرسہ میں ایک پُروقار اور عظیم الشان "سیرت النبی انعامی مقابلے" کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں طلبہ نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ تقریب کا ماحول سراسر روحانی اور پُرجوش رہا۔ مسابقاتی پروگرام کو طلبہ کی سہولت کے لیے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا، جونیئر گروپ، پہلی سے پانچویں جماعت کے طلبہ پر مشتمل اور سینیئر گروپ چھٹی سے ساتویں جماعت کے طلبہ پر مشتمل تھا۔ طلبہ نے مترنم لب و لہجے میں دلکش نعتیں پیش کیں اور پُرجوش تقاریر کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ پاک کے خصوصی پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ پروگرام کی صدارت پنجر کی معروف اور ہردلعزیز شخصیت حافظ عبدالقیوم صاحب نے فرمائی۔ جب کہ نظامت کے فرائض راجو قریشی سر نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ مقابلوں کے لیے ججز کے فرائض مفتی قاسم خان، حافظ محمد جمیل صاحب اور امینہ اردو ہائی اسکول کے صدر مدرس سہیل خان نے نہایت دیانت داری سے انجام دیے۔ اس پُررونق تقریب میں طلبہ کے سرپرستوں کے علاوہ گاؤں کی نامور معزز شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اسکول انتظامیہ کمیٹی کے صدر آصف خان اور صدر مدرس محمد اشراق کی فعال موجودگی اور نگرانی میں یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ ہمکنار رہا۔ پروگرام کے اختتام پر حوصلہ افزائی کے طور پر تقریب میں شریک تمام ہی طلبہ کو سرٹیفیکیٹ دیے گئے۔ اس کے علاوہ دونوں گروپس میں نعت خوانی اور تقریری مقابلوں میں امتیازی مقام حاصل کرنے والے کل 12 ہونہار طلبہ کو (اول دوم اور سوم) خصوصی مومنٹو سے نوازا گیا۔ تقریب کے اختتام پر صدرِ محترم حافظ عبدالقیوم صاحب نے جامع اور پُرمغز صدارتی خطبہ پیش کیا۔ پروگرام کے آخر میں سبھی طلبہ اور مہمانان کو روایتی مٹھائی (بوندی) تقسیم کی گئی اور دعا پر اس بابرکت تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ اسکول کے تمام اساتذہ کی مخلصانہ محنت، اسکول انتظامیہ کمیٹی کے سبھی اراکین کی رہنمائی اور کچھ مقامی افراد کے خصوصی تعاون سے منعقد ہونے والا یہ پروگرام اپنے مقاصد میں پوری طرح کامیاب رہا، جس پر تمام حاضرین نے مسرت کا اظہار کیا اور اسکول انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی۔

اسلام نے خاندانی نظام کو استحکام بخشا اور ہر فرد کو اس کی حفاظت کا ذمہ دار ٹھہرایا

حقوق وفرائض کی تعیین اور ان کی ادائیگی عائلی زندگی کو خوشگوار بناتی ہے۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد۔26/اگست (راست) اسلام ہمہ جہتی مذہب ہے، عبادات پر اس نے جتنی توجہ دی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ عقیدہ کے معاملے میں بھی ذرا اونچ نیچ برداشت نہیں کیا، جتنی باتوں کا عقیدے سے تعلق ہے ان سب کی وضاحت کری۔ اللہ پر ایمان ہو تو کس طرح ہو، اللہ کی ذات، اُس کی صفات، اس کے تمام افعال واعمال کی تفصیل بیان کی، رسالت کا مرحلہ آیا تو ایک ایک چیز سمجھائی گئی کہ اس میں ذرا بھی جھول نہ آئے، اسی طرح تمام معتقدات کو بتلایا گیا۔ عقیدہ وعبادات کے ساتھ معاملات، اقتصادیات اور معاشرت کے تمام اُصول بتلائے، انسان تمدنی مزاج واقع ہوا ہے اس لئے اہل ایمان کو اپنی معاشرتی زندگی کے بارے میں تمام کلیات وجزئیات کے ساتھ ہدایات دی گئیں۔ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے معاملے میں ہر ایک کی ذمہ داری بتلادی گئی۔ خاندانی نظام سے ہر ایک وابستہ رہے اس کو پسند کیا گیا۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتبات عربی وفارسی، محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوسِ آگہی (تاریخِ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس ر کالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے نزد جامع مسجد، مال روڈ، شملہ، قندیلِ رحمانی پروگرام میں اسلامی رہن سہن پر خطاب کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے والدین پر اسلام نے ذمہ داری ڈالی کہ وہ اپنے اولاد کی بہترین تعلیم وتربیت کا انتظام کرے۔ حدیث کی روشنی میں ایک باپ کا اپنے بیٹے کو سب میں بہترین عطیہ اس کی اچھی تربیت ہے۔ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اپنے اولاد کی تربیت کریں۔ حسن سلوک، رواداری اور قوتِ برداشت پر احادیث اور بُزرگوں کے اقوال کے ذریعہ ان کی ذہن سازی کریں۔ معاشرتی زندگی کا سب میں روشن پہلو فرمانِ رسولؐ ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے حدود وقیود میں رہ کر اپنی ذمہ داری نبھائے۔ عائلی نظام کی پختگی اور اس کو استوار رکھنے کیلئے مرد کو قوام بنایا گیا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی گھریلو اور معاشرتی ذمہ داری پوری کرے لیکن یہ سمجھ کر کہ وہ نگہبان ہے، حکمران نہیں۔ بیوی بچوں کی تمام تر ذمہ داری اپنے کندھوں پر اُٹھانے کے ساتھ اس کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ اپنے والدین کا خیال رکھے۔ ان کی خدمت کرے۔ جو خاندان کے بڑے بُزرگوں کی نگہداشت کرے گا یہ بھی اولاد کی تعلیم وتربیت کی طرح اہم ہے، ضروری ہے، فرض ہے، لیکن اس دور میں اس کے بارے میں بہت بُرے حالات سننے میں آرہے ہیں۔ اولاد اپنی شادی شدہ زندگی میں مگن ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے والدین اور بُزرگوں کی دیکھ بھال اور خدمت برابر نہیں ہوتی۔ قرآن کہتا ہے کہ ماں باپ جب بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک مت کہو، ان کے سامنے محبت وشفقت اور احترام کے ساتھ جھکے رہو، اور ان کیلئے دُعاء کرتے رہو کہ اے اللہ! ان پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھ پر بچپن کی زندگی میں رحم کیا، کنبے کی زندگی بدل کر اب فرد کی زندگی ہوگئی ہے۔ اس جداگانہ خاندانی نظام میں والدین کے ساتھ بدسلوکی عام ہوتے جارہی ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام میں بُزرگوں کی خدمت سب مل کر کر لیتے ہیں لیکن اولاد جب اپنا اپنا الگ گھر بسائے تو کوئی مستقل طور پر ان کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا، ایک سے زائد اولاد ہو تو والدین کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالتے رہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے والدین کی خدمت کو اولاد پر لازم قرار دیا۔ اس کی تاکید فرمائی، آج درپیش مسائل میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ افرادِ خاندان اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہیں کرتے، اس میں لاپرواہی روا رکھی جاتی ہے، آج خاندانی نظام انتشار کا شکار ہے۔ راحتِ زندگی کے تمام تر وسائل مہیا ہونے کے باوجود ہر طرف افراتفری اور خلفشار پھیلا ہوا ہے۔ ہر فرد ایک نئی پریشانی کا شکار ہے، کیونکہ خاندانی نظام کی جڑیں کھوکھلی ہوچکی ہیں۔ اخلاق ورواداری جو خاندانی استحکام وتعمیر میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے، اسی کا فقدان ہے۔ افرادی قوت تیار کرنے والا گھر تباہی کے دہانے پر ہے۔ خاندانی اصلاح، معاشرتی سدھار اور سماج کی دُرستگی کیلئے سنتِ رسولؐ سے روشنی لینی ہوگی۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہو، اس کے حسنِ سلوک کے پہلے حقدار اس کے گھر والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی آپؐ نے تاکید فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں، یعنی تم سب میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا ہوں۔ آپؐ کا طرزِ زندگی ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے جو ہماری زندگی کے تاریک راہوں کو روشن کرسکتا ہے۔ اسی دوا سے خاندانی بگاڑ کی یہ بیماری دور ہوگی۔ افراد کی تمام تر ترقی خاندان کے پُرسکون ہونے پر ہے۔ خاندان افراد کی تربیت گاہ ہوتا ہے جس میں اس کی چال وچلن اور طرزِ عمل ڈھلتا ہے۔ فرض وذمہ داری کا احساس، فرق مراتب کا شعور، زندگی گزارنے کا طریقہ، انفرادی واجتماعی معاملات کی سمجھ داری، اچھے اور منظم خاندان ہی میں تشکیل پاتی ہے، اگر خاندانی روایات کو نظرانداز کیا جائے تو معاشرتی زندگی کی ساری خوبیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ خاندان جتنا مستحکم ہوگا فرد کی زندگی اتنی ہی پَروان چڑھے گی۔ خاندان کا مثبت کردار ہی تہذیب وتمدن کو جنم دیتا ہے۔ انسانیت کی پَروان چڑھنے کی پہلی سیڑھی خاندانی رکھ رکھاؤ ہے۔ اگر یہ مضبوط رشتوں پر قائم ہو تو معاشرہ وسوسائٹی مستحکم ہوتی ہے۔ پچھلے زمانے میں زندگی سادہ اور محدود تھی، اس لئے مسائل بھی کم تھے، بدلتے زمانے کے ساتھ مسائل بھی بڑھے اور چیلنجس میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا، ان بڑھتے ہوئے مسائل کا حل اسی وقت ممکن ہے جب صحیح حکمتِ عملی اختیار کی جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج کے مسائل کا تمام تر حل سیرتِ طیبہ میں ہے۔

سرکار کی آمد مرحبا! جلگاؤں میں مرکزی جلوس عید میلاد النبی ﷺ انتہائی جوش وخروش اور مذہبی عقیدت کے ساتھ منعقد

جلگاؤں:26/اگست (عقیل خان بیاولی) عالم اسلام کے لیے سراپا رحمت، ہادئ عالم اور محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں منائے جانے والے مقدس اور بابرکت جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلگاؤں شہر میں اہلِ سنت والجماعت، عاشقانِ رسول ﷺ اور سنی جامع مسجد جلگاؤں کے زیر اہتمام عظیم الشان مرکزی جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ نہایت عقیدت، جوش وخروش، مذہبی جذبے اور اسلامی روایات کے شایانِ شان انداز میں نکالا گیا۔ جلوس میں شہر کے مختلف علاقوں سے تقریباً 20 ہزار عاشقانِ رسول ﷺ نے شرکت کرکے اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔ جلوس کا آغاز صبح 10 بجے ہوا۔ شہر کے مختلف علاقوں سے نکلنے والے جلوس جب بھِلپورہ میں واقع امام احمد رضا چوک پر جمع ہوئے تو مرکزی جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ کا باقاعدہ آغاز عمل میں آیا۔ مرکزی جلوس امام احمد رضا چوک سے روانہ ہوکر گھانیکر چوک، سبھاش چوک، پشپ لتا بینڈالے چوک، نیری ناکہ، پنجراپول سے ہوتا ہوا اجنتا روڈ پر ایس۔ ٹی۔ ورکشاپ کے روبرو واقع مسلم قبرستان پہنچا، جہاں جلوس اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے آگے خوبصورت گھوڑے سواروں کا دستہ اپنی شان وشوکت کے ساتھ رواں دواں تھا، جبکہ دیدہ زیب انداز میں سجائی گئی بگھی میں علمائے کرام و مذہبی پیشوا تشریف فرما تھے۔ عاشقانِ رسول ﷺ کے ہاتھوں میں لہراتے ہوئے اسلامی پرچم، فضا میں بلند ہونے والے نعروں اور لبوں پر درود وسلام نے پورے شہر کو عشقِ رسول ﷺ کے نور سے منور کردیا تھا۔ جلوس کے دوران ہر سمت "نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر"، "نعرۂ رسالت، یا رسول اللہ ﷺ"، "سرکار کی آمد مرحبا"، "رسول کی آمد مرحبا"، "مکی کی آمد مرحبا" جیسے ایمان افروز اور والہانہ نعرے بلند ہوتے رہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ نعتِ پاک، صلوٰۃ وسلام کا ورد کرتے ہوئے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ جلوس میں شریک تھے۔ اس روح پرور منظر سے شہر کی فضا عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور عقیدت ومحبت سے معمور ہوگئی تھی۔ جلوس جب سبھاش چوک پہنچا تو روایت کے مطابق اذان دی گئی۔ اس موقع پر جلگاؤں ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کانت دھورے، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ گاویت، سب ڈویژنل پولیس آفیسر نتین گناپورے اور دیپک جوشی نے جلوس میں شریک عاشقانِ رسول ﷺ کا پھولوں کے گلدستے پیش کرکے عید میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد پیش کی۔ انتظامیہ اور مسلم سماج کے درمیان محبت، اخوت اور خیر سگالی کا یہ منظر خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔ جلوس کے راستے میں مختلف مقامات پر عاشقانِ رسول ﷺ کے استقبال کے لیے خصوصی اسٹال قائم کیے گئے تھے، جہاں شرکائے جلوس میں مٹھائی، نان کٹائی، کیک، پیسٹری، کیلے، مختلف پھل، پوہے، جلیبی، شربت اور ٹھنڈا پینے کا پانی تقسیم کیا گیا۔ خدمتِ خلق، اخوت و بھائی چارے اور محبت و ہمدردی کے ان مظاہر نے جشنِ میلاد کی خوشیوں کو مزید دوبالا کردیا۔ اس عظیم الشان مذہبی جلوس میں سنی جامع مسجد و مرکزی جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ کمیٹی کے صدر سید ایاز علی نیاز علی، مولانا جابر رضا، مولانا نجم الحق مصباحی، مولانا واصف رضا، مولانا عبدالرحیم قادری، مولانا نوشاد صابری، مولانا تنویر نوری، مولانا سلیم رضا، مولانا حسن رضا، مولانا احمد رضا، مشتاق بھستی، سید جاوید، امان بلال، کامل خان، سید عمر، مصطفیٰ بھستی، جاوید بھایا، مبارک ذاکر، تراب شاہ، نظام پہلوان، اعجاز لالا، ارباز خان، کاشف ٹیلر، شاکر چٹلوالا سمیت بڑی تعداد میں علمائے کرام، مذہبی شخصیات، سماجی کارکنان اور عاشقانِ رسول ﷺ موجود تھے۔ بھِلپورہ، اسلام پورہ، کاٹیا فایل، معصوم واڑی، قاسم واڑی، شاہو نگر، مغل گارڈن، حضرت عمر کالونی، چشتیہ پارک، عثمانیہ پارک، گیندالال مل، امن پارک، کے۔ جی۔ این۔ کالونی، اے۔ بی۔ کالونی، مریم پارک، ماسٹر کالونی، ہڈکو، بھارت نگر، سید اسرار نگر، سالار نگر، باغبان محلہ، منیار محلہ، بھستی محلہ اور اندرا نگر سمیت شہر کے مختلف علاقوں سے مسلم برادری کے افراد بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ "قانون کی پاسداری اور سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کی اپیل قبرستان پہنچنے کے بعد مرکزی جلوس کمیٹی کے صدر سید ایاز علی نیاز نے جلوس کے پُرامن انعقاد میں تعاون کرنے پر جلگاؤں ضلع پولیس انتظامیہ اور جلگاؤں شہر میونسپل کارپوریشن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں مناتے ہوئے ہر مسلمان کو قانون کی پاسداری اور نظم وضبط کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہمارے لیے زندگی کا بہترین رہنما اصول ہے، لہٰذا ہمیں آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی چاہیے اور معاشرے میں امن، محبت، اخوت، بھائی چارے اور نیک عملی کا پیغام عام کرنا چاہیے۔ اس موقع پر مولانا جابر رضا نے ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا، جبکہ مولانا نجم الحق نے خصوصی دعا فرمائی۔ نعتِ پاک اور صلوٰۃ وسلام کی پرسوز صداؤں کے ساتھ دوپہر ایک بجے مرکزی جلوس اختتام پذیر ہوا۔ جامع مسجد میں موئے مبارک شریف کی زیارت جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر سنی جامع مسجد جلگاؤں میں موئے مبارک شریف، یعنی سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مقدس داڑھی مبارک کے موئے مبارک کی زیارت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ عاشقانِ رسول ﷺ نے انتہائی ادب، احترام، محبت اور عقیدت کے ساتھ موئے مبارک شریف کی زیارت کی۔ اس موقع پر مسجد کا روح پرور ماحول درود وسلام اور عشقِ رسول ﷺ کی کیفیت سے سرشار نظر آیا۔ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے اس عظیم الشان مرکزی جلوس نے ایک مرتبہ پھر عشقِ رسول ﷺ، اسلامی تہذیب وثقافت، سنتِ نبوی ﷺ، اخوت و بھائی چارے، امن و سلامتی اور سماجی یکجہتی کا خوبصورت پیغام عام کیا۔ جلگاؤں شہر کی گلیاں وشاہراہیں درود وسلام اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے گونجتی رہیں اور ہر سو "سرکار کی آمد مرحبا، رسول کی آمد مرحبا" کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ اس روح پرور مذہبی اجتماع نے شہر میں باہمی محبت، رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا کو مزید مستحکم کیا۔

دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے استحکام اور جمعیۃ کے کاموں کو مزید وسعت دینے پر زور

عثمان آباد میں جمعیۃ علماء کے دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس سے مولانا ندیم صدیقی کا خطاب

عثمان آباد، 26 اگست 2026ء: جمعیۃ علماء ضلع عثمان آباد کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بیداری مہم کے عنوان سے ایک اہم اجلاس مدرسہ احیاء العلوم، ملی کالونی، عثمان آباد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں ضلع عثمان آباد کے مختلف تعلقہ جات سے جمعیۃ علماء کے اراکین، ذمہ داران اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز محمد عمار بن اسماعیل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ محمد اویس نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ علماء ضلع عثمان آباد کے صدر مولانا ایوب صاحب نے استقبالیہ وتمہیدی کلمات پیش کرتے ہوئے اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور ضلع میں جمعیۃ علماء کی سرگرمیوں اور گزشتہ کارگزاری سے شرکاء کو واقف کرایا۔ اس موقع پر صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے "دینی تعلیمی بیداری مہم" کے عنوان پر تفصیلی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ انہوں نے دینی تعلیم کی اہمیت، نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت، قرآن کریم اور بنیادی دینی مسائل کی تعلیم اور ہر بستی ومحلے میں دینی مکاتب کے قیام واستحکام کی ضرورت پر خصوصی توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں بچوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، اس لیے مکاتبِ دینیہ کو منظم، فعال اور مؤثر بنانا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اجلاس میں شریک تمام اراکین و ذمہ داران کو جمعیۃ علماء کے کاموں کو مزید مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھانے اور پوری دلجمعی، اخلاص اور باہمی تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کی ترغیب دی۔ انہوں نے خصوصاً دینی تعلیمی بیداری مہم کو ضلع کے ہر تعلقہ، شہر، گاؤں اور بستی تک پہنچانے اور عوام میں دینی تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے پر زور دیا۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض مولانا شوکت صاحب نے بحسن وخوبی انجام دیے، جبکہ مفتی رحمت اللہ صاحب نے تمام شرکاء، ذمہ داران اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں ضلع عثمان آباد کے مختلف تعلقہ جات سے جمعیۃ علماء کے اراکین و ذمہ داران کے علاوہ مولانا عمران صاحب مسعود بھائی، الیاس بھائی، خلیل پٹھان، خلیفہ قریشی، ایاز بھائی، اسماعیل بھائی اور نگرسیوک سمیت متعدد معززین نے شرکت کی۔ آخر میں صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء نے دینی تعلیمی بیداری مہم کو کامیاب بنانے، مکاتبِ دینیہ کو مضبوط کرنے اور جمعیۃ علماء کے دعوتی و اصلاحی کاموں کو مزید منظم انداز میں آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔

جماعت اسلامی ہند، کرناٹک کی جانب سے ریاست گیر سیرت مہم

"انقلاب کے علمبردار حضرت محمد ﷺ" اور کتابوں کی تقریبِ رونمائی

بنگلورو، 25 اگست 2026ء: (محمد یوسف رحیم بیدری) معاشرے میں امن، انصاف اور اخوت کو فروغ دینے کے مقصد سے جماعت اسلامی ہند، کرناٹک نے ریاست بھر میں "انقلاب کے علمبردار حضرت محمد ﷺ" کے عنوان سے گیارہ روزہ سیرت مہم منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے سچے پیغام اور انقلابی اقدار کو ریاست کے تمام باشندوں تک پہنچانا، مختلف مذاہب اور برادریوں کے درمیان باہمی اعتماد، ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دینا، نیز معاشرے میں شفقت، رحم دلی اور انصاف کی قدروں کو پروان چڑھانے کی ترغیب دینا ہے۔ تقریباً چودہ سو سال قبل عرب کے صحراؤں میں حضرت محمد ﷺ نے انقلاب کی ایک ایسی مشعل روشن کی جس نے پوری انسانیت کی راہ منور کردی۔ آپ ﷺ خالقِ کائنات کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ ﷺ کے برپا کردہ انقلاب نے ریاست قائم کرنے سے پہلے دلوں کو بدلا، ادارے قائم کرنے سے پہلے کردار کو سنوارا اور اقتدار سنبھالنے سے پہلے ایمان ویقین کو مستحکم کیا۔ اس انقلاب نے انسانیت کو جہالت، توہم پرستی، ناانصافی، استحصال، خوف اور فاقہ کشی کے خوف سے نجات پانے کی راہ دکھائی۔ صرف 23 سال کی مختصر مدت میں اس نے پورے عرب کو بدل دیا اور چند ہی دہائیوں میں دنیا بھر کی تہذیبوں پر اپنے گہرے اثرات مرتب کیے۔ آج جب انسانیت عدم مساوات، تشدد، بداخلاقی، استحصال، جبر اور مختلف تنازعات کا سامنا کررہی ہے، حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور آپ کا پیغام آج بھی پوری طرح معنویت اور اہمیت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کا برپا کردہ انقلاب نفرت یا انتقام پر قائم نہیں تھا، بلکہ اس کی بنیاد سچائی، انصاف، رحم، انسانی وقار اور ایک خدا کی عبادت پر تھی۔ اس انقلاب نے سب سے پہلے انسان کے باطن کو تبدیل کیا اور پھر اسی باطنی تبدیلی کے ذریعے معاشرے کو بدلنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ حضرت محمد ﷺ کے انقلاب کا سب سے عظیم پہلو انسانی آزادی اور نجات ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کرکے واحد اور حقیقی خالق کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے مال ودولت اور خواہشات کے غلام بنے ہوئے لوگوں کو اس غلامی سے نجات دلائی اور ان کے اندر زندگی کے حقیقی مقصد، ضبطِ نفس اور احساسِ ذمہ داری کو بیدار کیا۔

ایم۔ٹی۔پی۔اردو ہائی اسکول میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر پُروقار تقریب

برہما کماری دیپالی دیدی کی خصوصی شرکت؛ پروفیسر سہیل عامر کا فکر انگیز خطاب"

پالدھی: 26/اگست (راست) انجمن خدمتِ خلق کے زیر انتظام ایم۔ٹی۔پی۔اردو ہائی اسکول، پالدھی تعلقہ دھرن گاؤں میں عید میلاد النبی ﷺ کے پُرمسرت موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا اہتمام صدرِ معلم سعید شاہ کی رہنمائی میں ہوا، صدارت جماعتِ اسلامی ہند کے ضلعی صدر پروفیسر سہیل عامر نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر سہیل عامر نے حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ، آپؐ کے مثالی کردار اور انسانیت کی فلاح وبہبود کے لیے آپؐ کی عظیم خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں محبت، اخوت، رواداری، امن اور انسانی اقدار کے فروغ کے لیے پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانا ناگزیر ہے۔ صدرِ مدرس سعید شاہ نے کہا کہ سیرتِ رسول ﷺ کو محض تقریروں اور پروگراموں تک محدود رکھنے کے بجائے اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے فرد، معاشرہ اور پوری انسانیت کی بھلائی کے لیے مثبت اور تعمیری کردار ادا کیا جاسکتا ہے۔ تقریب میں سماجی کارکن ساحل صاحب، برہما کماری ادارے کی ڈائریکٹر دیپالی دیدی، محمد سلیمان صاحب اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ خصوصی طور پر برہما کماری دیپالی دیدی اور ان کی ٹیم کی شرکت نے تقریب کو بین المذاہب ہم آہنگی، باہمی احترام اور قومی یکجہتی کا خوبصورت پیغام دیا۔ اس موقع پر غیر مسلم ہم وطن بھائی بہنوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا اور حضور اکرم ﷺ کا نظریۂ زندگی، انسانیت نوازی، امن ومحبت اور باہمی احترام پر مبنی پیغام پیش کیا گیا۔ اس موقع پر طالبات شفا فاطمہ، سرور فاطمہ، عالیہ انصار، ریحاب، صدیق، مہویش وغیرہ طلباء وطالبات نے بھی حمد، نعتِ مبارک اور تعلیماتِ نبوی ﷺ پر مبنی تقاریر پیش کیں، جنہیں حاضرین نے سراہا۔ نظامت کے فرائض روبینہ خان نے انجام دیے، سمرین خان نے تمہیدی کلمات پیش کیے تو شیخ نعیم بسم اللہ نے مہمانانِ گرامی کا استقبال کیا۔ پروگرام کی کامیابی میں اسکول کے تمام اساتذہ وغیر تدریسی عملے کا تعاون شامل رہا۔ تقریب کا اختتام محبت، امن، اخوت، انسانیت اور قومی یکجہتی کے پیغام کے ساتھ ہوا۔ یہ پروگرام سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں ہم آہنگی اور انسانی اقدار کے فروغ کی ایک خوبصورت مثال ثابت ہوا۔

عید میلاد النبی ﷺ کے پُرمسرت موقع پر شاندار طبی وخون عطیہ کیمپ کا انعقاد

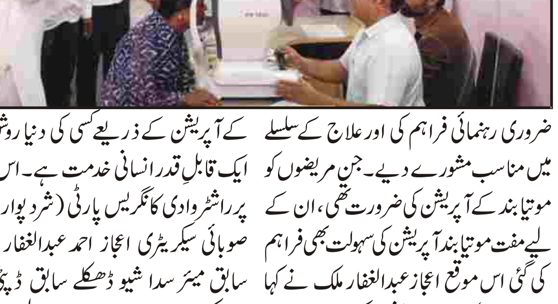

جلگاؤں: 26 اگست (عبدالوحید جنیدی) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت اور پُرمسرت موقع پر عبدالغفار ملک فاؤنڈیشن، جلگاؤں کی جانب سے عبدالحمید چوک تانبہ پور جلگاؤں میں ایک شاندار سماجی وطبی خدمت کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام راشٹروادی کانگریس پارٹی (اجیت دادا پوار) کے جلگاؤں شہر صدر ندیم عبدالغفار ملک اور شیخ آصف انور اقلیتی شعبہ کے سابق شہر صدر کی رہنمائی میں منعقد ہوا، جس میں بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کرکے اس فلاحی اقدام کو بھرپور پذیرائی دی۔ پروگرام کے تحت عظیم الشان خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں سول ہسپتال بلڈ بینک اور ریڈ پلس بلڈ بینک نے شرکت فرمائی۔ اس موقع پر 200 خون کے تھلیے جمع کیے گئے جس میں نوجوانوں، سماجی کارکنان اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور خون کا عطیہ دے کر ضرورت مند مریضوں کی مدد کا قابلِ تحسین جذبہ پیش کیا۔ اسی موقع پر آنکھوں کے مختلف امراض کے لیے مفت طبی معائنہ کیمپ بھی منعقد کیا گیا، جہاں ماہر ڈاکٹروں نے مریضوں کا معائنہ کیا، آنکھوں سے متعلق ضروری رہنمائی فراہم کی اور علاج کے سلسلے میں مناسب مشورے دیے۔ جن مریضوں کو موتیا بند کے آپریشن کی ضرورت تھی، ان کے لیے مفت موتیا بند آپریشن کی سہولت بھی فراہم کی گئی اس موقع اعجاز عبدالغفار ملک نے کہا عبدالغفار ملک فاؤنڈیشن کی جانب سے منعقدہ اس پروگرام کا مقصد عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ رحمت، انسانیت کی خدمت، ہمدردی اور ضرورت مندوں کی مدد کو عملی طور پر فروغ دینا ہے۔ اس موقع پر ندیم عبدالغفار ملک نے کہا کہ انسانیت کی خدمت حقیقی معنوں میں ایک عظیم نیکی ہے۔ خون کا عطیہ کسی ضرورت مند کی زندگی بچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے، جبکہ آنکھوں کے علاج اور موتیا بند کے آپریشن کے ذریعے کسی کی دنیا روشن کرنا ایک قابلِ قدر انسانی خدمت ہے۔ اس موقع پر راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد پوار) کے صوبائی سکریٹری اعجاز احمد عبدالغفار ملک، سابق میئر سدا شیو ڈھکلے سابق ڈپٹی میئر عبدالکریم سالار صاحب، عبدالمجید زکریا صاحب، عبدالقادر میمن، شیخ عمران باغبان، توصیف بھائی، اجو بھائی، آصف شاہ باپو اور عزیز بھائی موجود تھے۔ پروگرام کے اختتام پر منتظمین، ڈاکٹروں، طبی عملے، خون عطیہ کرنے والے افراد اور تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ شہریوں نے عبدالغفار ملک فاؤنڈیشن کے اس فلاحی اور سماجی اقدام کو سراہتے ہوئے مستقبل میں بھی ایسے پروگراموں کے انعقاد کی امید ظاہر کی۔

ناندیڑ میں جلوس عید میلادالنبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: 26 اگست (نامہ نگار) عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر ناندیڑ شہر میں بدھ کے روز مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے علمائے اہلِ سنت کی سرپرستی میں عظیم الشان جلوسِ میلاد کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلوس نہایت جوش و خروش، مذہبی عقیدت اور نظم وضبط کے ساتھ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا حضرت مستان شاہ ولیؒ کے درگاہ پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کا آغاز صبح 9:45 بجے نظامی کالونی سے ہوا۔ جلوس روانہ ہونے سے قبل مسجدِ نظامی کالونی میں واقع مسجدِ خواجگان میں موجود نظامی صوفی بزرگ کے مزار پر سلام و دعا کی گئی۔ اس موقع پر ناندیڑ ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نیلابھ روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور پولیس انتظامیہ کے دیگر افسران نے علمائے اہلِ سنت اور مرکزی میلاد کمیٹی کے عہدیداران کا استقبال وتہنیت کی، جس کے بعد جلوس باقاعدہ طور پر روانہ ہوا۔ جلوس نظامی کالونی سے آئی ٹی آئی، شیواجی نگر، کلا مندر، سرکاری اسپتال، مہاویر چوک، گردوارہ چوک، قدیم مونڈھا اور مہاتما گاندھی روڈ سے ہوتا ہوا محمد علی روڈ کے راستے حضرت مستان شاہ ولیؒ کے درگاہ پہنچا۔ جلوس کے دوران راستے میں مختلف مقامات پر بارش نے موسم کو خوش گوار بنا دیا اور بارش کی پھوار نے جلوس میں شریک تھکے ہوئے عاشقانِ رسول ﷺ کو تازگی عطا کی۔ جلوس میں شریک افراد درود وسلام اور صلوٰۃ وسلام کا ورد کرتے ہوئے چل رہے تھے۔ شرکاء کی جانب سے مذہبی نعرے بھی بلند کیے جارہے تھے۔ بڑی تعداد میں بچے سبز پرچم ہاتھوں میں لیے نہایت جوش و خروش کے ساتھ جلوس میں شریک ہوئے۔ علمائے اہلِ سنت جلوس کے سب سے آگے دو گھوڑوں کے ہمراہ چل رہے تھے۔ راستے میں مختلف مقامات پر لوگوں نے علماء کا پھولوں کے ہار اور شال پیش کر کے استقبال کیا۔ جلوس کے راستے میں ہندو مسلم سماج کے سماجی کارکنوں، میونسپل کارپوریٹروں اور معزز شخصیات کی جانب سے شرکائے جلوس کے لیے شربت، بسکٹ اور پانی کی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ جلوس میں بچوں، نوجوانوں اور بزرگوں سمیت ہر عمر کے افراد نے بڑی تعداد جلوس میں شرکت کی، جس سے شہر میں عید میلادالنبی ﷺ کی مناسبت سے عقیدت و محبت کا ماحول دیکھنے میں آیا۔ حضرت مستان شاہ ولیؒ کے درگاہ پر پہنچنے کے بعد علمائے اہلِ سنت حضرت مولانا تراب الدین رضوی، مفتی منشاد رضوی، مفتی مرتضیٰ مصباحی اور دیگر علما نے قرآنِ کریم کی تلاوت، بیانات اور دعاؤں کا اہتمام کیا۔ علماء نے مسلمانوں سمیت شہر اور ملک کے تمام شہریوں کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ دعا میں ملک وشہر میں امن و امان، بھائی چارہ اور گنگا جمنی تہذیب کے فروغ و استحکام، نوجوانوں کو بری عادتوں سے محفوظ رکھنے اور خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں بارانِ رحمت کے نزول کی خصوصی دعا کی گئی۔ اس موقع پر مرکزی میلاد کمیٹی کے عہدیداران نے جلوس کے کامیاب انعقاد میں تعاون کرنے پر پولیس انتظامیہ، میونسپل کارپوریشن کے متعلقہ افسران و ملازمین اور تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ ان تمام افراد کے لیے بھی خصوصی دعا کی گئی جنہوں نے جلوس کے انتظامات میں دن رات محنت کی اور اختتامی مقام پر شرکائے جلوس کے لیے کھانے کا انتظام کرنے میں تعاون کیا۔ بعد ازاں حضرت مستان شاہ ولیؒ کے درگاہ میں نمازِ ظہر ادا کی گئی۔ میلاد گراؤنڈ اور مسجد کے احاطے میں شرکائے جلوس کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا، جس کے بعد جلوس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ مرکزی میلاد کمیٹی کے صدر مجیب قادری، نائب صدر شیخ احمد، صوفی علی بابا، سکریٹری احمد نبی والا، جوائنٹ سکریٹری ایڈووکیٹ ایوب جاگیردار، شیخ دستگیر، خازن ایڈووکیٹ سلیم گیگانی، رفیق اشرفی والا، ایڈووکیٹ ضیاء الدین عبدالجبار، اسد قادری، پیر بھائی رضوی، شیر خان سمیت مرکزی میلاد کمیٹی کے دیگر عہدیداران اور اراکین نے جلوس کے کامیاب انعقاد کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس طرح ناندیڑ شہر میں عید میلادالنبی ﷺ کا جلوس مذہبی جوش وخروش، باہمی بھائی چارے اور نظم وضبط کے ساتھ پُرامن طور پر اختتام پذیر ہوا۔

ناندیڑ ضلع کی جرائم کی خبریں

ناندیڑ: ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے مختلف تھانہ حدود میں جرائم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے گاڑی اور مویشی چوری، غیر قانونی ریت کی نقل وحمل، جانوروں کے تحفظ کے قانون کی خلاف ورزی، حادثہ، غیر قانونی ہتھیار رکھنے اور غیر قانونی شراب سازی سمیت مختلف معاملات میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

موٹر سائیکل چوری کے دو معاملات: ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں 25 اگست کی رات بابا نگر میں گادے کر کے مکان کے سامنے سے سورج ملند کھوڑکے کی ایکٹیوا اسکوٹی نمبر MH-25-CX-2394، مالیت تقریباً 40 ہزار روپے، نامعلوم چور چوری کر کے لے گیا۔ شکایت پر ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پولیس اہلکار جوادوار معاملے کی تفتیش کر رہے ہیں۔

اسی طرح نائیگاؤں تھانہ حدود کے آنچولی میں 17 اگست کی رات سے 18 اگست کی صبح کے درمیان اشوک مورے کے مکان کے سامنے سے جے سنگھ وٹھل راؤ مورے کی ہیرو اسپلینڈر پلس موٹر سائیکل نمبر MH-26-AN-7408، مالیت تقریباً 10 ہزار روپے، چوری ہو گئی۔ نائیگاؤں پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

مویشی چوری کا معاملہ: عمری تھانہ حدود میں 23 اگست کی شام سے 24 اگست کی صبح کے درمیان تلے گاؤں تا عمری روڈ پر واقع بدھ شمشان بھومی کے قریب سے انور بیگ شاد اللہ بیگ کی بھینس اور بچھڑا، مجموعی مالیت تقریباً 2 لاکھ 50 ہزار روپے، نامعلوم چور چوری کر کے لے گئے۔ عمری پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

غیر قانونی ریت کی نقل وحمل پر کارروائی: ایئرپورٹ پولیس نے 25 اگست کو بائی پاس روڈ سے مال ٹیکڑی جانے والے راستے پر کارروائی کرتے ہوئے محمد رفیق محمد جیلانی، ساکن بلال نگر، ناندیڑ کو مبینہ طور پر بغیر اجازت ریت کی نقل وحمل کرتے ہوئے پکڑا۔ پولیس کے مطابق ٹاٹا ہائیوا نمبر MH-46-AF-7869 میں تقریباً تین براس ریت، مالیت 15 ہزار روپے، غیر قانونی طور پر لے جائی جارہی تھی۔ گاڑی کی مالیت تقریباً 50 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

حمایت نگر میں گاؤنسل کے جانور برآمد: حمایت نگر پولیس نے 25 اگست کی صبح کارروائی کرتے ہوئے تین گائے برآمد کیں۔ پولیس کے مطابق نامعلوم شخص نے مبینہ طور پر گائے کو ذبح کرنے کے مقصد سے ایک مکان کے قریب باندھ رکھا تھا اور موقع پر ایک مشتبہ موٹر سائیکل نمبر MH-26-CN-2776 چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ برآمد شدہ جانوروں کی مالیت تقریباً 75 ہزار روپے اور موٹر سائیکل کی مالیت تقریباً 50 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس نے مہاراشٹر پروٹیکشن آف اینیملز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

لوہا میں پھانسی لگا کر خودکشی: لوہا تھانہ حدود کے جامگاؤں شیونی میں 18 اگست کی صبح ایک 55 سالہ شخص گنگادھر رنگ ناتھ جانگے نے مبینہ طور پر بینک قرض کے باعث مسلسل ذہنی دباؤ میں رہتے ہوئے اپنے مکان میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

سڑک حادثے میں شخص کی موت: ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں 17 اگست کی صبح ناندیڑ-نرسی روڈ پر کاکنڈی شوار میں ایک کار نے موٹر سائیکل کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔ پولیس کے مطابق موٹر سائیکل پر جلباجی ونے کپوار اپنے 60 سالہ والد ونے ک پانڈورنگ پوار کو کھیت کی جانب لے جارہے تھے۔ حادثے میں ونے ک پوار کی موت ہو گئی۔ کار کے نامعلوم ڈرائیور کے خلاف لاپرواہی سے گاڑی چلانے اور موت کا سبب بننے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بھوکر میں دو مقامات پر غیر قانونی ہتھیار برآمد: بھوکر پولیس نے 25 اگست کی رات دو الگ الگ کارروائیوں میں غیر قانونی طور پر خنجر رکھنے والے تین افراد کے خلاف مقدمات درج کیے۔ پہلی کارروائی میں پرفل نگر میں بجیت ڈنڈے کے مکان کے سامنے سے سنکیت گجانن پوترے، عمر 19 سال، اور کرن وٹھل کنچلواڑ، عمر 23 سال، کو مبینہ طور پر دو لوہے کے خنجر کے ساتھ پکڑا گیا۔ خنجروں کی مجموعی مالیت تقریباً 1700 روپے بتائی گئی ہے۔ دوسری کارروائی میں رام دیو بابا الیکٹرانکس کے سامنے سے یوگیش بالاجی گھنٹلواڑ، عمر 28 سال، کو ایک لوہے کے خنجر کے ساتھ پکڑا گیا۔ خنجر کی مالیت تقریباً ایک ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ دونوں معاملات میں بھارتی ہتھیار قانون کی دفعہ 4/25 کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

ماہور میں غیر قانونی دیسی شراب بنانے کے خلاف کارروائی

ماہور تھانہ حدود کے میٹ گاؤں میں پولیس نے 25 اگست کو راجو سیوا جادھو کے کھیت میں واقع جھونپڑی میں کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق پورنا بائی دتا آڑے، عمر 36 سال، مبینہ طور پر بغیر اجازت دیسی شراب بنانے کے لیے مہوا کا کیمیائی محلول تیار کر رہی تھی۔ کارروائی کے دوران تقریباً 320 لیٹر مواد، مالیت تقریباً 16 ہزار روپے، برآمد کیا گیا۔ اس معاملے میں متعلقہ پروہیبیشن قانون کے تحت کارروائی شروع کی گئی ہے۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے واضح کیا ہے کہ مختلف تھانہ حدود میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ناندیڑ ڈویژن کی خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم

ناندیڑ: جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے 24 اگست 2026 کو صبح 4:30 بجے سے رات 8 بجے تک خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی گئی۔ اس وسیع مہم میں ناندیڑ ڈویژن کی تمام ٹکٹ چیکنگ ٹیموں نے حصہ لیا۔ مہم کی نگرانی اسسٹنٹ کمرشل آفیسر ناندیڑ شری شیلش کمار سنگھ نے کی، جبکہ ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کے اہلکاروں نے بھی مہم میں فعال تعاون کیا۔ خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم میں RPF کے 3 اہلکاروں سمیت مجموعی طور پر 30 ریلوے ملازمین نے حصہ لیا۔ اس دوران 29 ریلوے ٹرینوں میں مسافروں کے ٹکٹوں کی تفصیلی جانچ کی گئی۔ جانچ کے دوران ٹکٹ سے متعلق 800 بے قاعدگیوں کے معاملات سامنے آئے اور کرایہ، جرمانہ اور دیگر چارجز کی مد میں مجموعی طور پر 5 لاکھ 41 ہزار 365 روپے وصول کیے گئے۔

وصولی کی تفصیلات: بغیر ٹکٹ سفر کے 410 معاملات سامنے آئے۔ ان سے کرایے کی مد میں 1 لاکھ 52 ہزار 605 روپے اور جرمانے کی مد میں 2 لاکھ 13 ہزار روپے وصول کیے گئے۔ غیر منظم سفر کے 173 معاملات میں کرایے کی مد میں 49 ہزار 450 روپے اور جرمانے کی مد میں 87 ہزار 710 روپے وصول کیے گئے۔ اسی طرح بغیر بک کیے گئے سامان کے 217 معاملات سامنے آئے، جن سے 38 ہزار 600 روپے وصول کیے گئے۔ اس طرح مجموعی طور پر 800 معاملات میں 5 لاکھ 41 ہزار 365 روپے کی وصولی ہوئی۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق اس خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم سے بغیر ٹکٹ اور غیر قانونی یا بے قاعدہ سفر پر روک لگانے، ریلوے کی آمدنی کے تحفظ اور باقاعدہ ٹکٹ لے کر سفر کرنے والے مسافروں کو محفوظ، منصفانہ اور آرام دہ سفری ماحول فراہم کرنے کی کوششوں کو مزید تقویت ملی ہے۔

مسافروں سے اپیل: ریلوے انتظامیہ نے تمام مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر شروع کرنے سے قبل لازمی طور پر درست اور باقاعدہ ٹکٹ حاصل کریں اور ضروری سفری اجازت نامہ و شناختی دستاویز اپنے ساتھ رکھیں۔ مسافر صرف اسی کلاس اور اسی ٹرین میں سفر کریں جس کے لیے ان کے پاس درست ٹکٹ یا مجاز سفری دستاویز موجود ہو۔ ریلوے نے مسافروں کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ کسی غیر مجاز شخص یا ایجنٹ سے ٹکٹ نہ خریدیں اور ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے صرف ریلوے کے مجاز ٹکٹنگ نظام اور سرکاری ذرائع کا استعمال کریں۔ درست ٹکٹ کے بغیر یا غیر مجاز طریقے سے سفر کرنے کی صورت میں متعلقہ مسافر سے کرایہ اور جرمانہ وصول کیا جاسکتا ہے، جبکہ ایسی بے قاعدگیوں سے دیگر مسافروں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

کان پھاڑ دینے والی آواز پیدا کرنے والے موڈیفائیڈ سائلنسر استعمال کنندگان کے خلاف بڑی کامیابی

ناندیڑ: کان پھاڑ دینے والی آواز پیدا کرنے والے موڈیفائیڈ سائلنسر استعمال کرتے اور لاپرواہی سے دو پہیہ گاڑیاں چلانے والے 7 ڈرائیوروں کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا ہے۔ ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر شہر میں شور مچانے والے اور موڈیفائیڈ سائلنسر والی گاڑیوں کے خلاف خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے خودبے نگر چوک کے علاقے میں کارروائی کی۔ 26 اگست 2026 کی صبح ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے اہلکار گشت پر تھے۔ اس دوران خودبے نگر چوک پر کچھ دو پہیہ گاڑی سوار سائلنسر میں غیر مجاز تبدیلی کر کے انتہائی تیز آواز پیدا کرتے ہوئے اور عوامی سڑکوں پر لاپرواہی سے گاڑیاں چلاتے ہوئے پائے گئے۔ بعض ڈرائیورز زور زور سے ہارن بھی بجارہے تھے، جس سے ٹریفک اور شہریوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو رہا تھا۔ پولیس کی جانب سے گاڑیوں کی جانچ کی گئی تو متعدد گاڑیوں کے ضروری دستاویزات بھی موجود نہیں تھے۔

کارروائی کے دوران MH 38 CX، MH 26 DU 7738، MH 26 AB 8493، MH 26 1374، MH 26 CF 5171، MH 26 AZ 2371، MH 5228 نمبر کی دو پہیہ گاڑیوں کے علاوہ ایک بغیر رجسٹریشن کی سرخ رنگ کی موٹر سائیکل کو تحویل میں لیا گیا۔ پولیس کے مطابق کچھ گاڑی سوار نابالغ بھی تھے، جبکہ دو ڈرائیور اپنی گاڑیاں موقع پر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اس معاملے میں پولیس انسپکٹر بالاجی مروتی راؤ دنت پلے کی شکایت پر ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کی اس کارروائی کے ذریعے عوامی سڑکوں پر تیز آواز پیدا کرنے والے موڈیفائیڈ سائلنسر والی گاڑیاں چلانے اور ٹریفک کی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کرنے والے ڈرائیوروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی گاڑیوں میں ایسی غیر مجاز تبدیلیاں نہ کریں جن سے شدید شور پیدا ہوتا ہو، لاپرواہی سے گاڑی نہ چلائیں اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی سے گریز کریں۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ آئندہ بھی اس طرح کے واقعات کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

تعلیم واخلاقی تربیت کے فروغ سے ہمہ گیر ترقی کے عزائم حاصل کریں: حاجی محمد عثمان

ناندیڑ (نامہ نگار): تعلیم کو عام کر کے اخلاقی تربیت کو فروغ دیا جائے اور ہر گھر اور ہر طالب علم تک تعلیم کی رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ تعلیمی سلسلے کو کسی بھی صورت منقطع نہ ہونے دیا جائے، کیونکہ تعلیم ہی انسان اور معاشرے کی ہمہ گیر ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے تعلیم کو ایک مشن بنا کر مسلسل آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار باغبان برادری پنچ کمیٹی ناندیڑ کے صدر حاجی محمد عثمان سیٹھ نے طلبہ کے تہنیتی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ باغبان فنکشن ہال، ناندیڑ میں بدھ، 26 اگست کو دسویں اور بارہویں جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی اور تہنیت کے لیے ایک پروقار جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا سید آصف ندوی، مفتی محمد اعظم قاسمی، مولانا محمد عمران ندوی اور ایم او ایس اکیڈمی کے محمد عامر سر نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت، اعلیٰ تعلیم کے مواقع اور دسویں و بارہویں کے بعد مختلف پیشہ ورانہ و تعلیمی کورسز کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کیں۔ مقررین نے طلبہ کو محنت، مستقل مزاجی اور اخلاقی اقدار کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ کامیابی صرف اچھے نمبروں کے حصول کا نام نہیں، بلکہ علم کے ساتھ اچھے اخلاق، کردار اور معاشرتی ذمہ داریوں کا شعور بھی ضروری ہے۔

بھوکر میں سرکاری نرسنگ کالج قائم کرنے کی منظوری دینے کا مطالبہ

ناندیڑ: سابق وزیرِ اعلیٰ اور راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان اور بھوکر اسمبلی حلقے کی رکنِ اسمبلی شری جیا چوہان نے وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے ملاقات کر کے بھوکر میں سرکاری نرسنگ کالج قائم کرنے کی منظوری دینے کا مطالبہ کیا۔ ملاقات میں بھوکر میں پولیس محکمہ کی مجوزہ دفتری اور رہائشی عمارتوں کے لیے محکمۂ تعمیراتِ عامہ کی زمین استعمال کرنے کی اجازت دینے، موضع ناروت میں جنگلی جانوروں کے علاج کے مرکز کے لیے ضروری افرادی قوت

دینے کا مطالبہ کیا۔ بھوکر اور آس پاس کے تعلقہ جات کے طلبہ وطالبات کو شعبۂ صحت میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے رکنِ اسمبلی شری جیا چوہان گزشتہ ایک سال سے بھوکر کے سب ڈسٹرکٹ اسپتال میں نیا سرکاری نرسنگ کالج قائم کرنے کے لیے کوششیں کر رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں انہوں نے وزیرِ اعلیٰ سے نرسنگ کالج کو جلد منظوری دینے کا پُرزور مطالبہ کیا۔ ملاقات کے دوران رکنِ پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان نے ناندیڑ-لاتور نئی ریلوے لائن کو حتمی منظوری دینے کے عمل میں تیزی لانے کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے اس منصوبے کے لیے اب تک حکومت کی جانب سے دی جانے والی معاونت پر وزیرِ اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ ناندیڑ میں 500 بستروں پر مشتمل توسیع شدہ نئے ضلع اسپتال کی عمارت کے لیے انتظامی منظوری اور ضروری فنڈ فراہم کرنے کے معاملے پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ گزشتہ اسمبلی اجلاس کے دوران عوامی صحت کے وزیر پرکاش آبٹکر نے رکنِ اسمبلی شری جیا چوہان کی جانب سے پیش کردہ توجہ دلاؤ قرارداد پر بحث کے دوران اس عمارت کے لیے ایشین ڈیولپمنٹ بینک کے ذریعے فنڈ فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ اسی تناظر میں شری جیا چوہان نے وزیرِ اعلیٰ سے آئندہ کارروائی میں تیزی لانے کا مطالبہ

فراہم کرنے سمیت بھوکر، اردھاپور اور مدکھیڑ تعلقہ جات کے مختلف ترقیاتی کاموں کی جانب بھی وزیرِ اعلیٰ کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ رکنِ اسمبلی شری جیا چوہان نے پمپل ڈھوڈ خیرۂ آب منصوبے کے لیے نابارڈ کی جانب سے 41.85 کروڑ روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کے فیصلے پر وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڑنویس کا شکریہ بھی ادا کیا۔

حکومت، پرائیویٹ سیکٹر اور سوسائٹی کو قومی صلاحیت کی تعمیر کے لیے کام کرنا چاہیے

نئی دہلی۔ 26/اگست۔ ایم این این۔ سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ مہارتوں کے ساتھ ساتھ دماغ کی صلاحیت کی تعمیر بھی ہندوستان کے لیے عالمی سطح پر متعلقہ رہنے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ صلاحیت کی تعمیر کو انفرادی، مہارت پر مبنی نقطہ نظر سے ایک اجتماعی اور پورے معاشرے کی کوششوں میں تیزی سے بدلتے ہوئے تکنیکی اور عالمی ماحول کو موثر طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

ممبئی میں عظیم الشان عید میلادالنبی ﷺ جلوس کا انعقاد

سابق وزیر محمد عارف (نسیم) خان کی زیر صدارت جلوس کا شاندار انعقاد

ممبئی: نبی آخرالزماں کی 1501ویں یوم ولادت کے موقع پر ہر سال کی طرح اس سال بھی ممبئی کے مضافاتی علاقوں میں جلوس اور عظیم الشان عید میلادالنبی ﷺ جلوس کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور جوش و عقیدت کے ساتھ پیغمبر محمد ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی منائی۔ یہ جلوس سینٹرل عید میلادالنبی کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر محمد عارف (نسیم) خان کی زیر صدارت نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت مولانا سید ضیاء الدین نقشبندی نے کی۔ جلوس میں مختلف علاقوں سے بڑی تعداد میں افراد شریک ہوئے اور پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا گیا۔ اس موقع پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن پارلیمنٹ اور چیف ترجمان جناب پون کھیڑا بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ قوم کے رہنما مہاتما گاندھی کے پڑپوتے جناب تشار گاندھی سمیت مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ عید میلادالنبی ﷺ کے اس عظیم الشان جلوس کے ذریعے پیغمبر محمد ﷺ کی جانب سے دیے گئے امن، محبت، بھائی چارے اور انسانیت کے پیغام کو عام کیا گیا۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پیغمبر محمد ﷺ کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے معاشرے میں امن، اتحاد، بھائی چارے اور باہمی محبت کو فروغ دیا جائے گا۔ جلوس کے دوران عقیدت مندوں میں خاصا جوش وخروش دیکھا گیا اور مختلف مقامات پر استقبال بھی کیا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے پیغمبر محمد ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور ان کی جانب سے انسانیت کے لیے دیے گئے امن ومحبت کے پیغام کو اجاگر کیا۔

چاکن کی ہمہ جہت ترقی کے لیے تمام متعلقہ ادارے باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں: نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار

پونے، 26 اگست: نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے کہا ہے کہ چاکن علاقے کے مختلف مسائل گزشتہ کئی برسوں سے زیر التوا ہیں۔ ان کا مستقل حل تلاش کرنے کے لیے تمام متعلقہ سرکاری اداروں اور تنظیموں کو باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاکن کی ترقی کے لیے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے کام کا روڈ میپ تیار کر لیا ہے اور مسائل کے حل کے لیے مرحلہ وار اقدامات کیے جائیں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار نے چاکن کے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں چاکن علاقے کے مختلف مسائل اور ہمہ جہت ترقی کے لیے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے کام کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر کھیڑ-آلندی کے رکن اسمبلی باباجی کالے، نائب وزیر اعلیٰ کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش دیشمکھ، پی ایم آر ڈی اے کے کمشنر ڈاکٹر ابھیجیت چودھری، ضلع کلکٹر جتیندر ڈوڈی، پمپری-چنچوڑ کے پولیس کمشنر ونئے کمار چوبے اور دیگر افسران موجود تھے۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ چاکن میں بڑھتی ہوئی آبادی، صنعتی توسیع اور ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر سکیورٹی انتظامات کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے 100 سکیورٹی اہلکاروں کی تقرری کا عمل شروع کر دیا گیا ہے، جبکہ ضرورت کے مطابق نئے پولیس اسٹیشن قائم کرنے کے سلسلے میں بھی کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاکن ایک اہم صنعتی مرکز ہے، اس لیے یہاں صفائی، سکیورٹی اور بنیادی سہولتوں کا معیار بہتر ہونا ضروری ہے۔ چاکن میں سڑکوں کے کنارے کچرے اور پلاسٹک کے مسئلے پر بھی نائب وزیر اعلیٰ نے فوری اقدامات کی ہدایت دی۔ انہوں نے بتایا کہ کچرے کی پروسیسنگ کے منصوبے کے لیے زمین فراہم کرنے کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے اور منصوبے کے قیام کا کام آگے بڑھایا جارہا ہے۔ انہوں نے متعلقہ اداروں کو چاکن کی سڑکوں پر موجود گڑھے 31 اگست تک بھرنے کی ہدایت دی۔ سڑکوں کی مرمت، ٹریفک جام والے مقامات اور ٹریفک انتظام کے سلسلے میں بھی ترجیحی بنیاد پر کارروائی کی جائے گی۔ پارکنگ کے مسئلے کے حل کے لیے دستیاب جگہوں کا مناسب استعمال کرتے ہوئے پارکنگ کی سہولت شروع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تجاوزات کے خلاف بھی ترجیحی بنیاد پر کارروائی کی جائے گی۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ تجاوزات ہٹاتے وقت کسی کے ساتھ رعایت نہیں برتی جائے گی، تاہم مقامی شہریوں، صنعت کاروں، اداروں اور عوامی نمائندوں کو انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ ضلع کلکٹر جتیندر ڈوڈی نے بتایا کہ پونے-چاکن صنعتی علاقے میں ٹریفک جام کے مسئلے کے حل کے لیے مختلف محکموں کے تال میل سے فوری اور طویل مدتی اقدامات کا ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے۔ سڑکوں کے گڑھوں اور کناروں کی مرمت 31 اگست تک مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ٹریفک کنٹرول کے لیے مہاراشٹر سکیورٹی فورس کے 100 اضافی اہلکار اگلے ہفتے سے تعینات کیے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ سڑکوں سے تجاوزات ہٹانے کی کارروائی آئندہ جمعہ سے شروع کی جائے گی اور اسے ایک ماہ میں مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی